جلد ۱ | ۱۱ فروری ۱۹۱۴ء مطابق ۱۵ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ بروز بدھ | نمبر ۳۵

# خلیفۃ المسیح

## ایوان خلافت

حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت اس ہفتہ علیل رہی۔ خفیف حرارت ہے آج ۸ فروری کو ½ ۹۹ ٹمپریچر تھا۔ جس سے ضعف بھی بہت ہے مگر جیسا کہ آپ نے اعلان کرا دیا۔ کوئی تشویش کی بات نہیں۔ سید محمد حسین شاہ صاحب و مرزا یعقوب بیگ صاحب طبی مشورہ کے لئے تشریف لائے۔ اور خلیفہ رشید الدین صاحب تو پہلے سے ہر وقت حاضر عتبہ عالیہ ہیں۔ آپکی خیر و عافیت کا حال الفضل میں بالالتزام چھاپا جاتا ہے۔ اور ڈاک خلافت کا انتظام مفتی محمد صادق صاحب کے سپرد ہے۔ ضروری بات ہو۔ تو وہ دوستوں کو اطلاع دیتے ہیں۔ پیغام نویس نے غلط لکھا ہے۔ کہ خلیفۃ المسیح صرف لا الہ الا اللہ کلمہ جانتے ہیں آپ اور ہم محمد رسول اللہ کے بغیر لا الہ الا اللہ کو کامل نہیں سمجھتے۔ بلکہ جیسا کہ بدر میں چھپ چکا ہے۔ محمد رسول اللہ کے مفہوم میں تمام مامورین پر ایمان ضروری سمجھتے ہیں +

## اہل بیت

صاحبزادہ صاحب چکوال سے بخیریت واپس تشریف لا چکے ہیں۔ سراج جہلم نے یہ غلط لکھا ہے۔ کہ آپ کسی برات پر تشریف لیگئے تھے۔ نہ قادیاں سے اس نیت سے روانہ ہوئے نہ جہلم میں اس نیت سے ٹھہرے۔ نہ وہاں کسی برات میں شامل ہوئے۔ نہ اشتہار آپ نے تقسیم کرائے یہ سفر خدا کے فضل سے برکات کا موجب ہوا ہے۔ صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب پھر لاہور تشریف لے جانیوالے ہیں۔ میاں شریف احمد صاحب اچھے ہیں +

## مدرسے

ہائی سکول میں مسٹر کراس انسپکٹر آف سکولز آ گئے۔ اور مدرسہ احمدیہ نے جوہا کی کپ جیتا ہے۔ اور اس کے ساتھ بہت سے انعامات تھے۔ ان کی تقسیم کیلئے ایک جلسہ ہوا۔ جس میں معززین و شرفا دار الامان موجود تھے۔ پہلے سپرنٹنڈنٹ مدرسہ نے ایک تقریر فرمائی۔ کہ دینی خدمات کیلئے صحت تو انائی کی بھی ضرورت ہے۔ اس لئے کھیل بھی چاہئے۔ مگر ایک حد تک پھر خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب نے اپنے ہاتھ سے انعامات تقسیم کئے۔ آپنے اپنی تقریر میں کھیل کیلئے گراؤنڈ اور مدرسہ احمدیہ کی امداد پر غور کرنے کا وعدہ فرمایا +

## آمد مہمانان

لاہور سے میاں چراغدین صاحب اور میاں محمد شریف صاحب وکیل اور برادران وزیر محمد خدا بخش۔ محمد سعید محمد انور صاحبان۔ ملک محمد بخش صاحب آسسٹنٹ مستری محمد موسیٰ صاحب۔ بابو محمد صادق صاحب حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ۔ راجہ منظور الٰہی صاحب اور تقریباً تمام احمدی کالجیٹ برادران عبداللہ خان۔ رحیم بخش۔ عبدالرحیم۔ حبیب اللہ شاہ صادق علی شاہ عبدالرحیم جمونی۔ عبدالخالق۔ عبدالعلی صاحبان حکیم محمد حسین قریشی۔ بابو غلام محمد۔ نعمت اللہ وزیر آباد سے شیخ محمد جان صاحب و شیخ نیاز احمد صاحب معہ عیال فیروزپور سے مرزا محمد اسمٰعیل مدرس مڈل فرنگ منشی فرزند علی صاحب و علی محمد صاحب و دیگر احباب۔ مردان سے میاں محمد یوسف صاحب میر اکبر صاحب میاں قمر الدین صاحب امرتسر سے ڈاکٹر عباد اللہ صاحب و ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب پنیار سے چوہدری حاکم علی صاحب۔ گوجرانوالہ سے بابو غلام حیدر صاحب کاٹھ گڑھ سے عبدالمجید صاحب۔ دھرم کوٹ سے جلال الدین معہ ۲۵ رفقاء۔ گولیکی سے پیر غلام غوث محمد عرب صاحب محمد عظیم صاحب معہ فرزند خود۔ سیالکوٹ سے شیخ نور الدین صاحب نقشہ نویس تشریف لائے

(رپورٹر)

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پروپرائٹر و پبلشر و پرنٹر کیلئے چھپکر شائع ہوا

# غیر ممالک کے تار

(برلن ۶ر فروری) پرنس ولیم آف وِیڈ کا آئیندہ کورٹ مارشل سولہ رفقاء کے سابقہ پرنس کے ورود پر استقبال کی تیاریاں کرنے کی غرض سے کل دو روز جائیگا۔

(دو روز ۶ر فروری) ... غیر سرکاری طور پر اس وفد کا سرگروہ مقرر کیا ہے۔ جو پرنس وِیڈ کو البانیہ کا تاج نذر کرنے کی غرض سے جرمنی جانیوالا ہے۔

(ایتھنز ۶ر فروری) ان علاقوں میں جو البانیا کو تفویض کئے گئے ہیں۔ مگر جنہیں ابتک یونانی قابض ہیں۔ یونانی سپاہ اور البانوی دستوں میں روزانہ جنگ وقوعہ میں آتی رہتی ہے۔ جو بد سے بدتر ہوتی جاتی ہے۔ چنانچہ کل کی لڑائی میں ۶۴ البانوی ہلاک ہوئے۔ اور یونانیوں کے صرف ۲۲ جانوں کا نقصان ہوا۔

(لیماہ ر فروری) کانگرس نے آج منعقد ہو کر انتخاب ایک منتظم بورڈ نامزد کرنے کا فیصلہ کیا۔ پیرو کے بیڑے نے نئی گورنمنٹ کو تسلیم کر لیا۔

(نیو یارک ۵ فروری) سابق پریزیڈنٹ پیرو بلنگہورسٹ جلا وطن کرنے کی غرض سے بلاڈ بیجایا گیا۔

(سٹاک ہولم ۵ر فروری) سویڈن کی تمام اطراف تیس ہزار دہاقین شاہ سویڈن کو فوج و اسلحہ میں زیادتی اور سویڈن کی حفاظتی ساز و سامان کو تقویت دینے کی ضرورت بتلانے کی غرض سے یہاں آئے ہیں۔ شاہ ان کے وفد سے ملاقات کریگا +

حال میں امیر نے مجرموں کے اعضاء کاٹے جانے کی سزا اور دوسری عذاب دینے والی سزاؤں کا انسداد کر دیا ہے +

(تناولی ۶ر فروری) ہندوستان اور لنکا کے درمیان ریلوے لائن کا افتتاح ۲۵ر فروری کو ہوگا۔

(بمبئی ۶ر فروری) بمبئی میں بھولیشور کے مقابل ایک پانچ منزلہ مکان میں صبح ہی آگ لگ گئی۔ جس سے ایک لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا + ۳۰ آدمی عمارت اندر ہی رہ گئے انہیں سے ۴ کو کودنے میں کامیابی ہوئی جو زمین پر آرہے اور ہلاک ہو گئے +

# ہندوستان کی خبریں!

## چند واقعات

پشاور کی گورہ فوج کے تین سپاہی تین بائیسکل چرا کر بھاگے۔ سوہاوا کے مقام پر گرفتار ہوئے۔ دو بائیسکل توڑ ڈالے۔ ایک درست حالت میں ملا۔ واپس لانے پر معلوم ہوا۔ کہ وہ مفرور بھی ہیں۔ سب انسپکٹر کو ۱۰۰ انعام ملیگا +

(۲) موضع سرگ (اٹک) میں جو ڈاکہ پڑا تھا اس کے ملزم گرفتار ہو گئے۔ بعض ملزم اسی موضع کے ہیں +

(۳) پیسہ اخبار پنجابی کے بعد سناتن دھرم سبھا ہائی سکول لاہور کے احاطہ میں آگ لگی۔ فائر انجن آپہنچا۔ اور تھوڑا سا نقصان ہوا +

(۴) جو لوگ مختلف وقتوں میں گرفتار ہو کر کوہاٹ اور بنوں سے امیر کابل کے علاقہ میں بیجا کر قید کئے گئے تھے۔ اور ابتک اس قید میں تھے۔ وہ امیر کابل کی کوششوں سے رہا کر دئے گئے ان کی تعداد ۱۵ ہے۔

(۵) ۶۰ کے قریب مسلح ڈاکو تلہ شب قدر پر چڑھ آئے۔ اور گولیاں برسانی شروع کیں۔ ایک پلٹن موجود تھی۔ بہت دیر تک لڑائی رہی۔ آخر ہمسندی بھاگ نکلے۔

(۶) موضع بھنگالی دجیوں میں ڈاکہ پڑا۔ دو بھائیوں کو بندوق کا نشانہ بنا کر مال واسباب لوٹ لے گئے +

(۷) بھار گو بنیک کی شاخ کناری بازار آگرہ کے منیجر کو خیانت مجرمانہ کے جرم میں ۴ سال قید سخت اور ۱۲۲۹۹ روپیہ جرمانہ کا حکم تھا۔ ہائی کورٹ نے پچھلے مقدمہ کی سزا چار سال سے دو سال کر دی +

(۸) ایک سود شمار کرنیوالا آلہ بنا ہے۔ صرف سوئیوں کو ڈائیل پر رقم اور مدت مذکورہ کے مقابل کرنا پڑتا ہے +

(۹) ریلوے ورکشاپ لاہور میں ایک یوروپین ملازم کے ہاں ایک شخص نوکر تھا۔ اسے تلی پر دو جگہ ضرب شدید لگی۔ اور مر گیا

(۱۰) ایک تاجر اعلیٰ درجہ کا حال میں مرا ہے۔ اس کا ۲۱ انچ قد تھا۔

(۱۱) آٹھ سو آدمیوں پر پوسٹ مارٹم کرنیوالے ڈاکٹر کی رائے ہے کہ دل صدمے سے دو ٹکڑے ہو جاتا ہے +

(۱۲) جموں کشمیر کے جنگلات کی آمد اس سال ۱۹ لاکھ ہوئی۔ اور خرچ پونے چھ لاکھ۔

(۱۳) بٹالہ شہر کے محلوں میں بظاہر سخت قسم کا طاعون پھیل گیا ہے +

(لنڈن ۵ فروری) برازیل میں جو سیلاب حال میں آیا تھا۔ اس سے ایک ہزار جانوں کا نقصان ہوا۔

(لنڈن ۵ر فروری) جاسوس لڑکوں کی تحریک کو ترقی دینے کیلئے ایک ملین پونڈ کا مستقل سرمایہ جمع کیا جائے۔

(لزبن ۵ر فروری) مسٹر مچاڈو وزیر اعظم برازیل لزبن پہنچ گیا۔ وہ پرتگال کیلئے ایک جدید مجلس وزرا منتخب کریگا۔

سلطان ٹرکی نے جو قالین شاہی مسجد لاہور کے لئے بھیجا ہے اُسے ترکی سفیر بمبئی لیکر لاہور آئے۔ اور اُسے شکر دار کو شاہی مسجد میں بچھا دیا گیا۔

لاٹ صاحب پنجاب کا دوسرا دورہ ۱۵ر فروری کو شروع ہوگا۔ اس روز آپ لاہور سے روانہ ہو کر پٹیالہ۔ نابھ۔ سنگرور۔ مالیر کوٹلہ حصار۔ رہتک اور دہلی کا دورہ کرتے ہوئے ۱۲ر مارچ کو لاہور واپس آجائیں گے۔

چھ منگ کے دیوانہ ملاں پیرہ نے علاقہ مہمند میں ان فرقوں کے خلاف وعظ شروع کر دیا ہے۔ جو برٹش گورنمنٹ سے وظیفے پاتے ہیں۔ اس کے پیروں نے موسیٰ خیل والوں کے بعض مکانات آگ لگا کر خاک سیاہ کر دیئے ہیں۔

عبدالرحمان خیل کے سرحدی پٹھانوں نے حملہ کر کے چار سرکاری اونٹ قابو میں کر لئے۔ سارا ڈوکائی سے ملیشیا فوج کا ایک زبردست جتھا ان کے تعاقب میں بھیجا گیا۔ جس نے انہیں راستہ میں جا گھیرا اور سخت لڑائی کے بعد جہاں وہ چھپے ہوئے تھے اکھاڑنے میں کامیاب ہوا۔ اس لڑائی میں دو ڈاکو مارے گئے۔ اور دو سپاہی کام آئے۔

کلکتہ میں عنقریب لارڈ کچنر کے بت کے بے نقاب کرنے کی تاریخ معین کیجائیگی۔

ہفتہ مختتمہ ۱۳ر جنوری میں ہندوستان میں پلیگ کے ۱۰۱۸۳ کیس ہوئے۔ ۸۱۷۶ اموات وقوع میں آئیں۔ دہلی ۴۔ بمبئی پریزیڈنسی ۹۲۷۔ مدراس ۱۱۴۔ بہار ۱۴۶۸۔ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ ۴۲۱۱۔ پنجاب ۴۷۴۔ برہما ۴۰۰۔ ممالک متوسط ۲ میسور ۱۰۱۔ حیدرآباد دکن ۱۱۴۔ اور راجپوتانہ ۵ +

ہندوستان کا موسم۔ پنجاب میں مینہ برس گیا۔ اور بلوچستان میں باران رحمت کا آغاز ہو گیا ہے۔ شمال مشرق ہند میں ٹمپریچر معمول سے زیادہ ہے۔

ہز ایکسیلینسی حضور وائسرائے نومبر میں برہما کا دورہ فرمائیں گے +

کونسل پنجاب میں سالانہ مالی کیفیت ۱۳ر مارچ کو پیش ہوگی

ہز مجسٹی امیر کے حکم سے گورنر خوست نے اس جتھے کو گرفتار کر لیا ہے۔ جو گذشتہ مہینوں میں ڈیرہ اسمٰعیل خان و ڈیرہ غازیخان میں چھاپے مارتا رہا ہے۔ ایک خٹک قیدی اور دو ہندو جو زر فدیہ کیلئے ان قزاقوں کے پاس اسیر تھے۔ رہا کر دئے گئے +

بافر گنج کے موضع قدیرہ باڑہ میں ایک مسلمان عورت کے مکان پر ڈاکہ پڑا۔ ڈاکوؤں نے اس کا منہ بند کر کے اس کا نتھنا ایک طرف سے دوسری طرف تک کاٹ ڈالا +

# الفضل

قادیان - بروز بدھ - مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۱۴ء


## مولوی محمد حسین بٹالوی کا رجوع

اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ ہم حضرت مرزا غلام احمد صلوٰۃ اللہ علیہ وسلامہ کو مسیح و مہدی نبی اللہ یقین کرتے ہیں۔ اور انکے معتقدات کو مدار نجات جانتے ہیں۔ سورۂ جن میں ایک آیت معیار نبوت کے بارے میں ہے۔ جو یہ ہے +

عالم الغیب فلا یظہر علے غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصداً

یعنی غیب کے جاننے والا خدا اپنے غیب پر کسی کو آگاہ نہیں کرتا سوا برگزیدہ رسول کے گویا سچی پیشگوئیوں پر کوئی شخص بجز اس کے رسولوں کے قادر نہیں ہو سکتا۔ اس معیار پر جب ہم اپنے امام کی نبوت کو دیکھتے ہیں۔ تو وہ بالکل پوری اترتی ہے۔ اور اس کا تازہ ثبوت مولوی محمد حسین بٹالوی کا رجوع عن التکفیر ہے یہ تو ساری دنیا جانتی ہے۔ کہ اس خدا کے برگزیدہ انسان پر جس نے سب سے پہلے کفر کا فتویٰ دیا اور پھر اقدلی یا ہامان کے الہام کے ماتحت اسے شائع کرایا۔ وہ یہی صاحب ہیں۔ پھر جو انھوں نے اپنے کئے کا پھل پایا۔ اس کی تفصیل بھی عیاں راچہ بیاں کی مصداق ہے۔ پچھلے دنوں الحق نے اس پر کچھ لکھا تھا۔ لیکن باوجود اس تشدد در تکفیر کے جس کا نمونہ بٹالوی صاحب کی اس تحریر سے ظاہر ہے +

"مرزا غلام احمد کے اعتقادات مذکورہ اور اعتقادات کفریہ نقل کر کے علماء ہندوستان پنجاب کی خدمت میں پیش کئے گئے سب نے بالاتفاق اسکو دائرہ اسلام سے خارج کہا۔ اس کے ساتھ اسلامی معاملات مثل ملاقات اور سلام وکلام کرنے سے منع کر دیا ہے اور قریب ڈیڑھ سو علماء کی مہریں اور دستخط اس فتویٰ پر مثبت ہیں عنقہ ابو سعید محمد حسین بٹالوی اہلحدیث"

خدا کے برگزیدہ مرسل نے یہ پیشگوئی کی تھی۔ جو بجنسہٖ "حجۃ الاسلام" سے نقل کی جاتی ہے +

### شیخ محمد حسین بٹالوی کی نسبت ایک پیشگوئی

شیخ محمد حسین ابو سعید کی آجکل بہت نازک حالت ہے۔ یہ شخص اس عاجز کو کافر سمجھتا ہے۔ اور نہ صرف کافر بلکہ اسکے کفرنامہ میں کئی بزرگوں نے اس عاجز کی نسبت اکفر کا لفظ بھی استعمال کیا ہے۔ اپنے بوڑھے استاد نذیر حسین دہلوی کو بھی اس نے اس بلا میں ڈالدیا ہے۔ سبحان اللہ ایک شخص اللہ جل شانہٗ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہے اور پابند صوم وصلوٰۃ اور اہل قبلہ میں سے ہے اور تمام عملی باتوں میں ایک ذرہ بھی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مخالف نہیں۔ اسکو میاں بٹالوی صرف اس وجہ سے کافر بلکہ اکفر اور ہمیشہ جہنم میں رہنے والا قرار دیتا ہے کہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام کو بموجب نص بین قرآن کریم فلما توفیتنی فوت شدہ سمجھتا ہے۔ اور بموجب پیشگوئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ مسیح موعود اسی امت میں سے ہوگا۔ اپنے متواتر الہامات اور قطعی نشانوں کی بنا پر اپنے تئیں مسیح موعود ظاہر کرتا ہے۔ اور میاں بٹالوی بطور افترا کے یہ بھی کہتا ہے۔ کہ گویا یہ عاجز ملائک کا منکر اور معراج نبوی کا انکاری اور نبوت کا مدعی اور معجزات کو بھی نہیں مانتا سبحان اللہ کافر ٹھہرانے کیلئے اس بیچارے نے کیا کچھ افتراء کئے ہونگے انہی غموں میں مر رہا ہے۔ کہ کسیطرح ایک مسلمان کو تمام خلق اللہ کافر سمجھ لیوے۔ بلکہ عیسائیوں اور یہودیوں سے بھی کفر میں بڑھ کر قرار دیوے۔ دیکھنے والے کہتے ہیں۔ کہ اب اس شخص کا بہت ہی برا حال ہے۔ اگر کسی کے منہ سے نکل جائے کہ میاں کیوں کلمہ گوؤں کو کافر بناتے ہو۔ کچھ خدا سے ڈرو۔ تو دیوانہ کی طرح اسکے گرد ہو جاتا ہے۔ اور بہت سی گالیاں اس عاجز کو نکال کر کہتا ہے کہ وہ ضرور کافر اور سب کافروں سے بدتر ہے ہم اسکے خیرخواہوں سے ملتجی ہیں۔ کہ اس نازک وقت میں ضرور اس کے حق میں دعا کریں۔ اب کشتی اس کی ایک ایسے گرداب میں ہے جس سے جانبر ہونا بظاہر محال معلوم ہوتا ہے +

وانی رئیت ان ھٰذا الرجل یومن بایمانی قبل موتہ ورئیت کانہ ترک قول التکفیر وتاب وھٰذہ رویای وارجوان یجعلہا ربی حقا۔ والسلام علی من اتبع الھدےٰ۔

خاکسار۔ غلام احمد از قادیان دارالامان۔ ضلع گورداسپور۔ ۴ مئی سنہ ۱۸۹۳ء +

اس پیشگوئی کو جو بیس برس پیشتر کیگئی ہے۔ مدنظر رکھ کر آپ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا یہ بیان پڑھیں جو آپنے ایک مقدمہ میں منصف درجہ اول ضلع گوجرانوالہ کے سامنے دیا ہے +

نقل مطابق اصل:۔ ہمارے فرقہ اہل حدیث کا آغاز دوسری یا تیسری صدی ہجری سے ہوا ہے۔ اس سے پہلے اس فرقے کا نام مسلمان تھا جیسے کہ اور فرقوں کا نام بھی مسلمان تھا۔ پہلے کوئی اور فرقہ ہی نہ تھا۔ سب فرقے بعد ازاں ہی شروع ہو گئے ہیں پہلے سب مسلمان ہی کہلاتے تھے۔ شیعہ فرقہ بھی دو سو برس ہجری کے بعد ہی بنا ہے شیعہ نام سواسطے ہوا۔ کہ وہ گروہ علی ہیں اپنے آپکو کہتے ہیں اور شیعہ کے معنی گروہ کے ہیں۔ شافعی فرقہ محمد بن ادریس شافعی جو اپنے جد شافعی کی طرف منسوب تھا۔ اسکی طرف اس فرقے کو منسوب کرتے ہیں۔ یہ بھی دو سو سال کے بعد ہوا۔ ٹھیک وقت یاد نہیں۔ یہ نہیں کہ انہیں سے کون فرقہ پہلے ہوا۔ غالباً شافعی سے پہلے شیعہ فرقہ ہوا تھا۔ سب سے اول فرقہ حنفی اسکے بعد تھوڑے عرصہ میں فرقہ مالکی جو امام مالک کیطرف منسوب ہے۔ اس کے بعد فرقہ شافعی اسکے بعد فرقہ حنبلی جو امام احمد بن محمد بن حنبل کی طرف منسوب ہی ہوا۔ پہلے تمام اہل اسلام ایک ہی مذہب تھا۔ اور اس میں امن کا زمانہ تھا۔ اور کوئی کشمکش انکی باہمی نہ تھی۔ اور قریب زمانۂ رسول اللہ کے سبب اور اصحاب رسول اللہ کے بعد ان کے تابعین کے سبب امن تھا۔ آپس میں ایسا اختلاف نہ تھا کہ جس کے سبب ایکدوسرے کو برا کہے یا مخالفت کرے اسکے بعد جب باہمی نفسانیت ہو گئی۔ اور اعتقاد بدعت کا پیدا ہو گئے تو لوگوں نے اپنے اپنے اماموں کی طرف سے انکو زیادہ تر محبت و اعتقاد تھا پیروی اختیار کیا۔ اور فرقہ بندی ہو گئی۔ یہ سب فرقے قرآن مجید کو خدا کا کلام مانتے ہیں۔ اور یہ سب فرقے قرآن کی مانند حدیث کو بھی مانتے ہیں۔ ایک فرقہ احمدی بھی اب تھوڑے عرصے سے پیدا ہوا ہے جب سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دعویٰ مسیحیت اور مہدیت کا کیا ہے + یہ فرقہ بھی قرآن کو اور حدیث کو یکساں مانتا ہے۔ ایک فرقہ بابی یا بہائی ہے وہ شیعہ میں سے ایک فرقہ ہے۔ وہ بھی قرآن مجید کو خدا کا کلام مانتے ہیں۔ یہ معلوم نہیں۔ کہ وہ حدیث کو مانتے ہیں یا نہیں۔ کسی فرقہ کو جن کا کہ ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ کسی فرقہ کو ہمارا فرقہ مطلقاً کافر نہیں کہتا۔

اس بیان کو پڑھ کر اور پھر اس کے ساتھ حضرت اقدس علیہ السلام کی پیشگوئی کو پڑھ کر بیساختہ زبان سے سبحن ربنا ان کان وعد ربنا لمفعولا نکل جاتا ہے۔ کیونکہ جن فرقوں کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں احمدی فرقہ بھی ہے۔ اور آپ حلفیہ بیان دیتے ہیں۔ کہ ہم ان کو مطلق کافر نہیں کہتے۔ پیشگوئی میں بھی یہی لفظ ہیں۔ ورائیت کانہ ترک قول التکفیر وتاب۔ یعنی میں نے دیکھا کہ انہوں نے کافر کہنا چھوڑ دیا۔ اور اس سے رجوع کر لیا۔ سو رجوع ظاہر ہے۔ کوئی ہے جو اس نشان سے مستفید ہو۔ انشاء اللہ کسی دوسرے وقت میں اور بھی اس کی تفصیل کی جائے گی +

* * * *

## الاخبار والآراء

### پیرو کا وزیر فوج قتل ہوگیا

انقلاب پسندوں نے پیرو واقعہ

جنوبی امریکہ کے پریزیڈنٹ کے محل پر چڑھائی کرکے اُسے گرفتار کرلیا اس حملہ کے بعد جو لڑائی ہوئی۔ اس میں جنرل وریلا وزیر فوج مارا گیا۔ ڈاکٹر اگسٹو ڈیورنڈ کا جو انقلاب پسند پارٹی کا ایک سابق لیڈر ہے۔ محل پر قبضہ ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ نئی گورنمنٹ قائم کریگا۔

### حقوق طلب عورتوں کی تازہ وارداتیں

لنڈن ۱۴ر فروری کا تار ہے

حقوق طلب عورتوں نے گلاسکو میں مسٹر لائیڈ جارج وزیر خزانہ کی آمد پر ایک آراستہ کمرے میں جو ڈچل کیسل میں تھا آگ لگاکر اُسے خاک سیاہ کردیا۔ اور اس میں ایک کاغذ کا پرزہ چھوڑ گئیں۔ جس پر یہ الفاظ درج تھے۔ "لائیڈ جارج کا تہ دل سے خیر مقدم" اس کے علاوہ انہوں نے اس مقام سے ایک میل کے فاصلہ پر ایک اور مکان میں پھر ایک اور مکان میں جو حقوق طلب عورتوں کی مخالف سوسائٹی کی پریسیڈنٹ کے خاوند کی ملکیت تھا۔ آگ لگا دی۔ یہ فتنہ بڑھتا جاتا ہے۔ خدا خیر کرے۔

### وسطی افریقہ میں ریلوے

جرمن ریلوے دارالسلام سے جھیل ٹینگنیکا تک

کل اختتام کو پہنچ گئی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ اس لائن سے وسطی افریقہ کی آئندہ ترقی میں بڑی مدد ملے گی۔ ساحل سمندر سے جھیل ٹینگنیکا تک تیز رفتار گاڑیاں دو دن میں سفر کر سکینگی۔ جسقدر وسائل سفر آسان ہوں۔ اسی قدر نبی کریم صلعم کی پیشگوئی پوری ہوگی جو اس زمانے کے متعلق ہے۔

### انگلستان میں ایک بڑا بنک بند

دلنڈن ۱۳ر فروری کوپن ہرتھوڈ کمپنی

لنڈن میں تھی۔ اور غیر ملک والوں سے بنک کا کام بڑے وسیع پیمانہ پر کرتی تھی۔ اس نے روپیہ کی ادائیگی اور کاروبار بند کرنے کا اعلان کردیا۔ یہ موقعہ ایک بڑی کمپنی کی مالی مشکلات کے باعث پیش آیا ہے۔ جو ملک برازیل واقع جنوبی امریکہ میں تجارت کرتی ہے اس بنک کو کمپنی مذکور کی وجہ سے بہت سخت مالی نقصان پہنچا ہے پنجاب کے ایک بنک ٹوٹ جانے سے جسطرح مالی تباہی ہوئی۔ امید ہے ولایت میں ایسا نہ ہوگا۔

### ڈاکوؤں کے گرفتار کنندگان کو انعام

موضع تیناں ضلع پشاور

میں جس شخص نے ڈاکوؤں کو گرفتار کرایا تھا۔ اس کے صلہ میں گورنمنٹ صوبہ سرحدی نے اس شخص کو ایک ہزار روپیہ اور کپتان پولیس نے ۲۵۰ روپیہ یعنی کل ۱۲۵۰ روپیہ انعام دیا ہے۔ یہ انعام اس شخص کو اس مقام پر دیا گیا۔ جہاں اُس نے ڈاکو کو پکڑوایا تھا۔ اس قسم کی حوصلہ افزائی سے بہت جلد ڈاکوؤں کا قلع قمع ہو سکتا ہے۔

### فیاضی کی مثال

لارڈ مسٹر ہیکونا کا انتقال ہوگیا انہوں نے ۵۰ ہزار پونڈ کی جائداد

اپنے ورثاء کے لئے چھوڑی۔ اور ۲ لاکھ پونڈ ماسٹریال کے وکٹوریہ کالج کے لئے۔ ایک لاکھ پونڈ وہاں کے وکٹوریہ ہسپتال کے لئے اور ایک لاکھ پونڈ بیل یونیورسٹی کے لئے دان دیا۔ اس کے علاوہ چھوٹی چھوٹی بہت سی رقمیں انگلستان اور سکاٹ لینڈ کی یونیورسٹیوں اور خیراتی کاموں کے لئے دی ہیں۔ بعد جو رقم بچی ہے۔ وہ آپکی اکلوتی لڑکی کے حصہ میں آئی ہے۔ ہندوستان میں اس قدر دولت کہاں۔ مگر پھر بھی کئی اہل دل ہیں۔

### ایک ڈاکہ

ضلع جہلم کے گاؤں اگرا موری سے جو سہاوا ریلوے سٹیشن سے ۴ میل کے

فاصلہ پر ہے۔ ایک ایسے ڈاکہ کی خبر آئی ہے۔ جو ایک مالدار مسلمان کے گھر پر پڑا ہے۔ اس ڈاکہ میں بیس پٹھان ڈاکوؤں کا ایک گروہ چڑھ آیا۔ اس گھر میں بچوں کے علاوہ آٹھ جوان مرد اور عورتیں تھیں۔ انہوں نے انکو مال و متاع بتلانے کیلئے پیٹنا شروع کیا۔ اور جب تک انہوں نے سب کچھ نہ بتلا دیا۔ نہ چھوڑا۔ غالباً اس واقعہ کی موجودگی میں اب کوئی ہندو اخبار یہ نہ لکھا کریگا۔ کہ صرف ہندوؤں کے گھروں پر خصوصیت سے ڈاکے ڈالتے ہیں۔

### اتحادی کمیٹی کے تقرر کا ریزولیوشن

سر فضل بھائی کریم بھائی

نے ہندو مسلمانوں میں اتحاد کرانیوالی اور ان کے اختلافات جو مذہبی معاملات یا عبادات گاہوں کے متعلق ان میں پیدا ہوسکیں۔ دور کرانے والی کمیٹیوں کے مقرر کئے جانیکا ریزولیوشن پیش کیا۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ میں اس قسم کی کمیٹیوں کا ایک نظام تمام ہندوستان میں قائم کرانا چاہتا ہوں۔ اور جب کبھی کسی کمیٹی کے ممبروں میں اختلاف ہوکر ایک طرف نصف ممبر ہو جائیں۔ تو معاملہ کا آخری فیصلہ مقامی مجسٹریٹ سے کرایا جائے۔ اور اس کا فیصلہ ناطق سمجھا جائیگا۔

(۲) گورنمنٹ اس امر پر بھی غور کرے۔ کہ ایک ایسا قانون بنایا جائے۔ جس کی رو سے مذہبی عبادتگاہوں کو کوئی نے نہ سکے۔

#### سرکاری ممبر نے جواب میں

بیان کیا۔ کہ گورنمنٹ اس ریزولیوشن کے پہلے حصہ پر غور کرنے کے لئے بالکل آمادہ ہے۔ مگر ریزولیوشن کا دوسرا حصہ خود ریزولیوشن کے احاطہ مقصد سے باہر ہے۔ گورنمنٹ کو اس رائے کے ساتھ ہمدردی ہے۔ جو ریزولیوشن کی تہ میں کام کررہی ہے۔ لیکن اُسے ان اتحادی کمیٹیوں کے تقرر میں بہت سی مشکلات کا سامنا ہوگا۔ اگر دونوں قوموں کے سرآوردہ لیڈر کسی خاص قرارداد کو کرسکتے ہیں۔ تو ان کو کسی باضابطہ کمیٹی یا آئینی اختیارات کی کوئی ضرورت نہیں ہے آخر کار ریزولیوشن واپس لیا گیا۔

### دہلی میں ترکی نمائش

دہلی میں جو ترکی اشیار کی نمائش ۳۰ر جنوری سے کھلی

ہے۔ اور جس کا افتتاح نواب وقار الملک نے کیا ہے اس کے اندر جانے کا روزانہ معمولی ٹکٹ ۲ر رکھا گیا ہے۔ نمائش میں کپڑے کا سامان سب سے زیادہ ہے۔ اونی۔ سوتی۔ ریشمی۔ زری وغیرہ سب قسم کے کپڑے ہیں۔ مگر ہندوستانی کپڑوں سے ان کی قیمت بدرجہا زیادہ ہے۔ دو تین وضع کے جوتے بھی ہیں۔ اور دو چار قسم کی ادویات کی شیشیاں بھی ہیں ایک کاٹھ کا اونٹ ہے۔ جس پر لکڑی کا ہودہ بنا ہوا ہے۔ اور کئی آدمی مع مال و اسباب بآرام بیٹھ سکتے ہیں یہ نقشہ عرب کے اونٹوں کا ہے۔ اس نمائش کے متعلق کرزن گزٹ نے کچھ اچھے خیالات نہیں ظاہر کئے۔ وہ لکھتا ہے کہ نمائش کے دیکھنے سے اس بات کا پتہ چلتا ہے۔ کہ ترکی میں صنعت و حرفت کا نام ونشان نہیں۔

### ستی کا واقعہ

ہوڑہ سے سات میل کے فاصلہ پر اتر پورہ میں ستی کی ایک اور واردات

کی رپورٹ آئی ہے۔ نرائن داس چیٹرجی کے ہیضہ سے انتقال کرنے پر اس کی بیالیس سالہ بیوہ نے کمرے سے باہر نکل کر شوہر کا کوٹ پہن لیا۔ اور گیتا کو چھاتی پر رکھ کر سر کے بالوں کو آگ لگا دی۔ لوگ بچانے کو دوڑے اور بیوہ کے جسم پر پانی گرایا۔ مگر بیفائدہ۔ وہ چار گھنٹوں کے بعد مرگئی۔ دونوں کی لاش اکٹھی جلائی گئی۔

**صنادیق افیون** کا دوسرا نیلام ۳ر فروری کو کلکتہ میں ہوا۔ جب کہ غیر مصدقہ افیون کے گیارہ سو صندوق فروخت کئے گئے۔ اتنی ہی افیون گذشتہ ماہ میں بیچی گئی تھی۔ افیون بہار کے ڈیڑھ سو فروخت شدہ صندوقوں کی زیادہ سے زیادہ سترہ سو اور کم سے کم پندرہ سو روپے فی صندوق قیمت ملی۔ ان سے کل آمدنی ۳۵۰۱۹ روپے ہوئی۔ افیون بنارس کے ۹۴ صندوق ۱۵۶۰ روپے فی صندوق قیمت پر بکے۔ کل آمدنی ۱۴۶۶۴۰۰ روپے بخلاف ۱۴۵۲۶۷۵ روپے ماہ ماسبق ہوئی۔

## بھیلوں کی شورش

اس ہنگامہ کے خاص ملزمین کا مقدمہ عنقریب سانتھ ریوا کانٹ ایجنسی) میں سپیشل کمشنروں کی عدالت میں سماعت ہوگا۔ استغاثہ کے بیان کے مطابق گووند گر ایک سادہو نے اپنے آپ کو وشنو کا دسواں اوتار ظاہر کرنا شروع کیا۔ اس نے بھیلوں کو یہ حکم دیا۔ کہ ان کا ہی راج پاٹ ہوگا۔ بہت سے لوگ معتقد ہو گئے۔ آخرش قرار پایا۔ کہ سب مسلح ہوکر ۶ دن کے راشن کے ساتھ منگڑھ میں فراہم ہوں۔ انہوں نے کئی پولیس چوکیوں پر حملہ کیا۔ فوج نے آکر انہیں گرفتار کیا۔ سرغنا برٹش گورنمنٹ کے حوالے کئے گئے۔ معمولی ملزمین کو متعلقہ ریاستوں نے اپنے پاس رکھ لیا۔

## ہندوستان میں تلبیس سکہ

پیسہ اخبار لکھتا ہے دوران سال گذشتہ میں کلکتہ کی طرف سے ۸۳ ہزار روپے اور ۱۰ ہزار سے زیادہ اٹھنیاں۔ چونیاں اور دونیاں سرکاری خزانوں اور ریلوے دفتروں میں کاٹی گئیں۔ اور ایسے ماسٹر و افسر ٹکسال کو ۸۳ ھ سکے جانچ پڑتال کے لئے بھیجے گئے۔ جنمیں ۴۸ پونڈ بھی شامل تھے۔ اور منجملہ ان کے ۸ پونڈ بہت اچھی طرح ڈھال کر بنائے گئے تھے۔ اسی طرح بمبئی کی طرف ۵ ۴ ۳ ۸ ۴ سکہ ہائے قلب خزانوں اور ریلوے دفاتر میں کاٹے گئے۔ جو سال گذشتہ سے ۵ سو زیادہ تھے۔ ان کے علاوہ ٹکسال کے ۱۳۰۰ سکوں کی جانچ پڑتال کی۔ جن میں چند صد بہت اچھے بنے ہوئے تھے۔ اور ۲۶۰۰ بھدے یا کھوٹے ہونے کے باعث صاف سکہ قلب معلوم ہوتے تھے۔ اگنی بھی کھوٹی بننے لگی ہے۔ لیکن ہوشیار آدمی ان کو فوراً پہچان سکتا ہے ✦

## ترکی غالیچہ کی حقیقت

۳۰ جنوری جمعہ کا روز دہلی کی تاریخ میں ہمیشہ کے لئے یادگار رہے گا۔ کہ سلاطین آل عثمان میں سے ایک سلطان نے شاہجہان شہنشاہ ہند کی بنائی ہوئی جامع مسجد میں ایک قالین بطور ہدیہ کے بھیجا۔ ترکی کا کونسل جنرل متعین بمبئی خالد بے اس قالین کو لیکے جامع مسجد میں آیا۔ ایسی عالیشان مسجد کے مناسب حال افسوس ہے کہ یہ غالیچہ کسی صورت سے بھی نہیں ہو سکتا عظیم الشان اور طولانی دروں میں صرف نو دس گز کا غالیچہ اگر بچھا دیا جائے تو اس پر نماز پڑھنے والوں کی نسبت ان لوگوں کے جو علیحدہ چار نمازوں پر سجدہ کریں گے۔ ایک خصوصیت سی ہو جائیگی۔ یہ غالیچہ نہ خلیفۃ المسلمین کے شایان شان ہے نہ جامع مسجد جیسے عالیشان قصر کے مناسب حال ہے ✦

---

## جنوبی افریقہ

جنوبی افریقہ کی گورنمنٹ نے یوروپین مزدوروں کے دس ۱۰ لیڈروں کو جو سٹرایک کے سرغنہ تھے چپکے سے گرفتار کرکے اور رات کے وقت ریل میں بٹھا کر ساحل پر پہنچا دیا۔ اور جہاز میں سوار کرکے انگلستان میں جلاوطن کر دیا۔ یونین گورنمنٹ نے ان لیڈروں کو جلاوطن کرنے کی کارروائی بڑی حکمت سے کی۔ یہ لوگ سٹرایک کرنے کے الزام میں جیلخانہ میں تھے۔ سوموار کی رات کو دفعتہً جیل کی گاڑی میں بیٹھا کر اور چند میل لیجا کر ریل گاڑی میں سوار کر دیا گیا جس میں فوج کا مضبوط دستہ پہلے سے موجود تھا۔ اور تمام گاڑیوں کے دریچے بند تھے۔ ریل والوں کو بھی معلوم نہ تھا کہ یہ کیا کارروائی ہے۔ دربن پہنچتے ہی انہیں جہاز میں بٹھا دیا گیا ✦

محنت و مزدوری پیشہ جماعت کے سرغنہ مسٹر کرسول نے ایک ملاقات کے دوران میں بیان کیا۔ کہ میں اور مسٹر پوکاٹن ہم دو کار منجانب لیڈران مخرج شب جمعہ کو ایک چھوٹے جہاز میں سوار ہوکر جہاز انگیبنی کو روکنے کی غرض سے روانہ ہوئے۔ مگر دیر ہو جانے کی وجہ سے اپنے ارادہ میں کامیاب نہ ہو سکے۔ انگیبنی اب جنوبی افریقہ کے دریاؤں سے دور نکل گیا ہے ✦

مسٹر راسے میکڈانلڈ نے اعلان کیا ہے کہ جنوبی افریقہ کے محنت پیشہ طبقہ کے سرغناؤں کی جلاوطنی کے معاملہ کو افتتاح پارلیمنٹ کے موقعہ پر شاہی تقریر کی۔ سرکاری ترمیم کا مضمون بنایا جائیگا۔ نیز جلاوطنوں کے جہاز انگیبنی کے کپتان اور مالکوں کے خلاف لیڈروں کو حراست بیجا میں رکھنے کے الزام میں عدالت میں استغاثہ دائر کرکے جلاوطنی کے جائز یا ناجائز ہونے کا امتحان کیا جائیگا ✦

## گورے کالے کا سوال

(واشنگٹن ۳ فروری کا تار ہے) مجلس معوثین نے مسودہ تارکان وطن میں ایک ترمیم منظور کرکے ہندوستانیوں منگولیوں یا زرد اقوام کے ممبروں۔ ملائیوں اور افریقہ والوں کو ملک میں داخل ہونے سے روک دیا۔ البتہ وہ ممالک جہاں کے لوگوں کا داخلہ معاہدہ کے رو سے محفوظ ہے۔ اس سے مستثنیٰ ہوں گے ✦

یہ فقرہ بھی بڑھا دیا گیا ہے۔ کہ تاوقتیکہ موجودہ معاہدات میں اس کے خلاف درج نہ ہو۔ تمام آئندہ معاہدات و ہنر مسجات پر اخراج کی متذکرہ صدر دفعہ حاوی ہوگی۔ مجوزہ قانون جاپانی تارکان وطن پر مؤثر نہ ہوگا۔ جدید تہذیب کے ساتھ تنگدلی اور خودغرضی کا بڑھ جانا افسوسناک ہے ✦

---

## تصدیق معاہدات ثالثی

کمیٹی تعلقات خارجہ نے گریٹ برٹن جاپان اور دیگر اقوام کے ساتھ جنکی تعداد ۲۴ ہے۔ ثالثانہ معاہدات کی فوری تصدیق کا ریزولیوشن پاس کر دیا۔ گریٹ برٹن سے معاہدہ کی تصدیق جولائی گذشتہ میں اس لئے ملتوی رکھی گئی تھی۔ کہ بعض سینیٹر کو اندیشہ تھا۔ کہ کہیں نہر پانامہ کے محصولات کا مسئلہ ثالثانہ عدالت کے تحت میں نہ آجائے۔ اسی طرح کیلیفورنیا کے مسئلہ اراضی کو بعض پالیٹشنوں نے جاپان سے تصدیق معاہدہ میں مخل سمجھا تھا۔ لیکن اب اس بحث کا خاتمہ ہو گیا ہے ✦

## انگلستان کا پولیٹیکل مطلع

مسٹر لونر لا ایک چٹھی میں لکھتے ہیں۔ کہ عام انتخاب کا زمانہ نزدیک ہے۔ یونینسٹ مرکز نے اپنے ایجنٹوں کو مئی میں عام انتخاب کے لئے تیار رہنے کا سرکلر بھیجا ہے۔ حرف السٹر کے پیچیدہ مسئلہ ہی کا درپیش نہیں۔ اور نہ حرف بحری تخمینہ جات ہی سخت اختلاف کی دہمکی دیتے ہیں۔ بلکہ لبرل اور لیبر پارٹیاں جنوبی افریقہ کے مسودہ تاوان کو شاہی منظوری سے محروم رکھنے کی غرض سے ایڑی سے چوٹی تک زور لگانے پر آمادہ ہیں ✦

## ولایت میں لیکے

آخرش ڈبلن میں لیکے کا خاتمہ ہو گیا۔ کاریگر آج کام پر واپس آجائیں گے۔ انھوں نے مسٹر لارکن یونین کے خلاف ایک معاہدہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔ لنڈن میں معماروں کے لیکے میں ہنوز کچھ تخفیف نہیں ہوئی۔ فریقین بعافیت استقلال ظاہر کر رہے ہیں ✦

ہیرفورڈشائر کے ۸۰ مدارس جن میں پانچ ہزار طلبا تعلیم پاتے ہیں۔ اضافہ تنخواہ کے لئے مدرسین کے لیکے کی وجہ سے بند ہو گئے۔ ان لوگوں یا ان کے لیڈروں کے پاس سرمایہ ہوتا ہے بس جس بات پر اڑتے ہیں۔ منوا کے ہی چھوڑتے ہیں ✦

## ولایت کے باہمت لوگ

ہوائی کلب نے ۱۹۱۵ء کی نمائش سان فرانسسکو کے موقعہ پر اس ہواباز کو جو دنیا کے گرد چکر لگائے ۳۰ ہزار پونڈ نذر کرنے کا وعدہ کیا ہے تکمیل پرواز کے لئے ۹۰ یوم کی مہلت دیجائیگی ✦

ہوا باز کردگی پیرس میں ۶ آدمیوں کو ساتھ لیکر ۵۰۰ میٹر کی بلندی پر چڑھا۔ اب تک ایک ہزار میٹر سے زیادہ کوئی آلہ پرواز بلند ہوا تھا۔ جس قوم میں یہ ہمت یہ استقلال یہ قدردانی ہو۔ وہ کیوں ترقی نہ کرے ✦

## ولایت میں طوفان

(لنڈن ۱۳ فروری) جرمن جہاز برائل قلوطہ کے متصل غرق ہوگیا۔ ۱۹ آدمی غرق ہوئے۔ اور پانچ کو لائف بوٹوں نے بچالیا +

## سیلاب عظیم

(ریوڈی جنیرو ۲ فروری) بھاٹیہ میں سخت سیلاب سے نوداریح کا قصبہ معدوم ہوگیا۔ نیز دیگر قصبے ویران ہوگئے۔ بہت سے لوگ تلف ہوئے۔ اور نقصان کثیر ظہور میں آیا + باوجود اتنے بڑے ساز و سامان کے اللہ تعالیٰ جب کسی کو ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ کردیتا ہے + +

## بنکوں کی ناکامی کی تحقیقات

اگرچہ اس خبر کی تردید ہوگئی تھی کہ گورنمنٹ ہند نے بنکوں کی ناکامی کے وجوہ کی تحقیقات کی غرض سے سردست کسی کمیشن کا تقرر مناسب نہیں سمجھا۔ تاہم امپیریل کونسل میں سرجی ایم چٹنویس کے سوال کے جواب سے مترشح ہوتا ہے۔ کہ گورنمنٹ جلد یا بدیر اس کمیشن کے تقرر کا فیصلہ کرچکی ہے۔ دیکھئے یہ کمیشن ناکامی کے کیا وجوہات معلوم کرتی ہے ہمیں یقین کرنا چاہئے۔ کہ دنیا بالآخر جس نتیجہ پر پہنچے گی۔ اس سے قرآن مجید کی صداقت ظاہر ہوگی۔ ولایت کے لوگ تو کہتے ہیں۔ کہ ہندوستانی لوگ قابلیت و دماغ نہیں رکھتے۔ مگر اس بات کا کیا جواب ہے کہ انگلستان میں بھی بنک ٹوٹتے رہتے ہیں۔ مصری بنک چیرنگ کراس یارکشائر پینی بنک کیوں فیل ہوئے۔ پیرس کے بنک کا کیوں دیوالہ نکلا۔ اصل وجہ تو سود خوری ہے۔ الذین یاکلون الربوا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس۔

## داعیان مذہب بھائیہ

بمبئی میں دو لیڈیاں مسز گٹنگر اور مسز سٹانز ٹو نامی ایران کے مذہب بھائیہ کی منادی کررہی ہیں۔ بقول داعیان مذکور اس کا مدعا مختلف مذاہب کے لوگوں اور قوموں کو باہم متفق و متحد بنانا ہے۔ گر یہ اتفاق اتحاد۔ الحاد و اباحت سمجھنا چاہئے +

## دکانوں کے معائنہ کے ضوابط

کارپوریشن کلکتہ نے اشیاء خوردنی و ادویہ فروشی کی دکانوں کے معائنہ اور ان میں ضوابط کی پابندی کرانے کی غرض سے جو قواعد تجویز کئے تھے۔ ان کو گورنمنٹ بنگال نے منظور کرکے گزٹ میں چھاپ دیا ہے۔ جن میں کو معائنہ اور ہدایت کرنے کا اختیار ہوگا۔ اور اس کی ہدایات کی تعمیل لازمی ہوگی۔ قاعدہ ۵ کے مطابق [illegible] کو ایسے ظروف وغیرہ بہم پہنچانے چاہئیں۔ جن سے اشیاء گرد و غبار۔ مکھیوں اور بھنگوں و دیگر کثافتوں سے محفوظ رہیں۔ یہ قاعدہ اگر تمام دکانوں کیلئے مقرر ہوجائے۔ تو حفظان صحت کے متعلق بہت عمدہ کارروائی ہے +

## آیورویدک طبیہ کالج

دہلی کے مجوزہ آیورویدک طبیہ کالج کے متعلق جلسہ لکھنؤ میں حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب نے ظاہر کیا کہ گورنمنٹ ہند نے جدید دہلی میں کالج کے لئے عطائے اراضی کا وعدہ کیا ہے۔ سردست تعمیرات کے واسطے چھ لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے جس میں سے ایک لاکھ ۶۵ ہزار روپیہ اس وقت موجود ہے۔ اس میں ہز ہائینس نواب صاحب رامپور کا ۵۰ ہزار روپیہ یکمشت عطیہ اور سو روپیہ ماہوار کا وظیفہ بھی داخل ہے۔ امید ہے۔ کہ یونانی و ویدک طب کا کام جو انحطاط میں ہے۔ اس کالج سے ترقی کرے گا +

## خوست کے سرکشوں کی سرکوبی

ہز میجسٹی امیر نے خوست کے بدمعاشوں اور ان سرکردوں کی تادیب کا ارادہ کیا ہے جو مالیہ ادا نہیں کرتے۔ سرکردگان قبائل کے نام ۲۱ مارچ کے دربار نوروز جلال آباد میں شرکت کے لئے فردیں جاری ہوگئے ہیں۔ امیر صاحب ایک مہم پہلے بھیج کر اسکا نتیجہ دیکھ چکے ہیں۔ اب دیکھئے یہ مہم کیا کرتی ہے +

## سرحدی معرکے

غلزئیوں کی ایک جماعت نے غزنی کے متصل بریگیڈیر جنرل عبدالواحد خان کے مکان پر حملہ کرکے۔ بریگیڈیر جنرل اور اس کے گھر کے تمام آدمیوں کو انتقاماً مار ڈالا۔ کیونکہ مقتول جنرل نے پچھلے سال ضلع غزنی میں بعض غلزئی بدمعاشوں کو ہلاک کردیا تھا۔ سرحدی قبائل مسلمان کہلاتے ہیں۔ اور قرآن مجید کی تعلیم کے خلاف ان کا طرز عمل ہے۔ خدا مسیح کا نام وہاں روشن کرے۔ اور یہ لوگ امن پسند مسلمان بنجائیں +

## کاشت نیشکر

فنانشل کمشنر پنجاب نے پوہری دوآب بر شکر سازی کے ایک بڑے یا متعدد چھوٹے کارخانوں کیلئے نیشکر بہم پہنچانے کے لئے ۵۰ ہزار ایکڑ قطعہ اراضی مہیا کرنے کی تجویز منظور کرلی ہے۔ بیرونجات سے جو شکر آتی ہے۔ وہ باوجود اس کے کہ نیشکر کی بھی نہیں ہوتی۔ صرف اس لئے کہ ہندوستان میں شکر نہیں خریدی جاتی ہے۔ لیکن جب ہندوستان اپنی ضرورتیں خود بہم پہنچائے گا۔ تو ایسی مشکلات رفع ہوجائیگی +

## کشمیر کا مقدمہ ثالثی

کشمیر کی کمپنی معادن اور ریاست میں عرصہ سے ایک جھگڑا چلا آتا تھا۔ کمپنی کئی لاکھ روپے کا مطالبہ کرتی ہے۔ اور دیار کو اس کی ادائیگی سے انکار ہے۔ مگر گورنمنٹ ہند نے کمپنی کے مطالبہ کو بے بنیاد تصور نہیں کیا۔ جبیر ریاست نے سر لارینس جنکنز کو اس معاملہ میں ثالث بنانے کی تحریک کی۔ لیکن گورنمنٹ ہند نے سر آرتھر ریڈ سابق چیف جج چیف کورٹ پنجاب کو ثالث متعین فرمایا ہے۔ غالباً اس مطالبہ کی تحقیقات میں ایک مہینہ صرف ہوگا۔ ریاست والوں کا چیف کورٹ کے انصاف پر اعتماد قابل مسرت ہے +

## یونان و ٹرکی میں مصالحت

(قسطنطنیہ ۱۲ فروری کا تار ہے) کہ ٹرکی و یونان کے مابین سفارتی تعلقات آج باقاعدہ تازہ و بحال کئے گئے۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ جزائر ایجین کے بارہ میں دونوں میں براہ راست ابتدائی گفتگو شروع ہوگئی۔ خدا کرے۔ جلد فیصلہ ہو کر امن و امان قایم ہو +

## کتابت کی غلطیاں

بعض وقت کاتب عبارت کچھ سے کچھ بنا دیتے ہیں۔ تازہ مثال وکیل میں دیکھی گئی۔ صفحہ ۹ ۴ فروری پر ایک آیت ہے۔ حرمت علیکم ابقالکم۔ (امہاتکم) وخالاتکم اللہ (اللّٰتی) اخیر یہ تو کاتب کی مہربانی ہے۔ مگر بعض مضمون نگار بھی بڑے دل گردے کے ہوتے ہیں۔ وہ ایک عربی عبارت کو بڑے زور سے آیت بنا کر پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ آیت نہیں ہوتی۔ مثلاً وکیل کے ایک نامہ نگار صاحب جنہیں مصلح قوم ہونے کا دعوے ہے۔ لکھتے ہیں اللہ جل شانہ قرآن مجید میں نہایت وضاحت و صراحت سے فرما رہا ہے۔ کل مومن اخوۃ × × مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا مسلمان اس آیت پر کاربند ہیں۔ ذرا کلام کا نور دیکھئے۔ اور پھر کل مومن اخوۃ کی طرف غور کیجئے۔ کہ آیا یہ آیت قرآن مجید میں ہے۔ اور قرآن مجید سے اتنی واقفیت رکھنے والے اصلاح کا دم بھر سکتے ہیں! +

## حیدر آباد میں وی پی سسٹم

یہ خبر اخباری اور کاروباری دنیا میں بڑی خوشی سے پڑھی جائیگی۔ کہ ریاست حیدر آباد دکن نے اپنے ہاں کے ڈاکخانوں میں بھی وی پی سسٹم مروج کیا ہے۔ واقعہ میں وہاں وی پی نہ ہونے سے بہت سی تکلیفیں تھیں جو اب رفع ہوجائیں گی۔ مگر ریاستوں میں اس کے ساتھ ایک اور دقت بھی ہے۔ جو جتنی جلدی دور ہوجائے۔ بہت مفید ہے۔ وہ یہ کہ جس کے نام وی پی جائے۔ اسے محصول چونگی کیلئے ڈاکخانہ میں حاضر ہونا پڑتا ہے۔ خواہ ڈاکخانہ اس کے مقام سے تیس کوس ہو۔ اور پھر اخباروں اور رسالوں اور کتابوں کے وی پی کیلئے بھی یہی طریق جاری ہے۔ جسمیں خواہ مخواہ ایک مصیبت کا سامنا ہے +

ان الدین عند اللہ

# الاسلام

## اسلام کی دینی و دنیاوی ترقی کا واحد ذریعہ

اسلام انسان کو بلندی کے مینار پر پہنچاتا ہے۔ اگر ہم عرب کی حالت پر غور کریں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارک سے پہلے تھی۔ تو ایک دانشمند انسان ضرور اس نتیجہ کو پہنچیگا۔ کہ واقعی وہ ایام جاہلیت تھے ظہر الفساد فی البر و البحر کا کامل ظہور ہو رہا تھا۔ ایسی سیاہ اور اندھیری رات میں اللہ تعالیٰ نے آسمانی بارش کا نزول ایک قلب مطہر پر کیا۔ عرب کی حالت کا خاکہ کسیقدر ہم عرب کے پڑوس میں جو اقوام رہتی تھیں۔ انہی کے الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ تاکہ ناظرین کو سوچنے اور فکر کرنے کا موقع ملے۔ کہ عرب کسقدر پستی کے انتہائی نقطہ پر تھا۔ ابن خلدون میں رستم کی گواہی عرب کے حق میں یوں لکھی ہے ۔ وقال کانت عیشکم سیئۃ وکنتم تقصدو نانی الجدب فنرد کم بشئی من التمر والشعیر لم یحملکم علیٰ ما صنعتم الا ما بکم من الجہد ونحن نعطیکم امیکم کسوۃ ونبغلا والف درہم وکل رجل منکم حمل تمر وتنصر فون فلست اشتہی قتلکم۔ رستم نے مغیرہ کو کہا۔ تمہاری زندگی بہت بدتر ہوتی تھی۔ اور قحط میں تم ہمارے محتاج ہوا کرتے تھے ہم تمہیں کھجوریں اور جو دیکر واپس کیا کرتے تھے۔ اور یہی بھوک اور احتیاج تمکو اسوقت ہمارے مقابلے کیلئے برانگیختہ کر رہی ہے ورنہ تم کیا اور تمہاری طاقت کیا۔ ہم تمہارے کمانڈر کو خلعت سروپا اور ایک خچر اور ہزار درہم دیتے ہیں۔ اور تمہارے ہر ایک آدمی کو کھجوروں کا ایک بوجھ دیتے ہیں تم یہ لیکر واپس چلے جاؤ۔ میں تم جیسے لوگوں سے لڑنا نہیں چاہتا۔ اس میں رستم نے عرب کی کیسی حقارت کی ہے۔ اس کا لہجہ کیسا متکبرانہ ہے وہ عرب کی کچھ حقیقت ہی نہیں سمجھتا۔ واقعی عرب کی ایسی ہی حالت تھی۔ کہ وہ دنیا کے فاتح تو کیا بنتے وہ تو مفتوح بننے کے بھی قابل نہ تھے۔ حضرت مغیرہ رضؓ نے جو جواب اسکو دیا ہے وہ بھی اس قابل ہے۔ کہ اسکو مطالعہ کیا جائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے انکو کہاں تک پہنچا دیا تھا۔ مغیرہ نے کہا بے شک ہمارا بہت ہی برا حال تھا۔ ہم حجر و شجر کی عبادت کرتے تھے۔ اور اپنی خادم اشیاء کے آگے ہاتھ باندھتے تھے۔ یہ تو ہمارے معتقدات کا حال تھا۔ اور ہمارے تمدن اور تہذیب کا تو بہت ہی برا حال تھا۔ ہماری اس ابتری کی حالت پر رب العالمین خدا کو رحم آیا۔ اس نے ہم میں ایک رسول مبعوث فرمایا۔ اس نے ہمیں وحشی سے انسان بنایا۔ اور انسان سے متمدن اور مہذب انسان بنایا اور پھر یہیں تک نہیں چھوڑ دیا۔ بلکہ باخدا انسان بنا دیا۔ ہم اس کے دین کو لیکر نکلے ہیں ہم اس کا دین دنیا میں پھیلا کر رہیں گے۔ اور کسی مخالفت سے ہم نہیں ڈریں گے۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ ہم کامیاب ہونگے۔ اور ہمارے مخالف ذلیل اور خوار ہونگے۔

غرض کہ اس میں کسی کو کلام نہیں کہ اسلام کی آمد مبارک سے پیشتر عرب کی حالت بہت گری ہوئی تھی۔ وہ دنیا کی تمام متمدن اقوام کی نظر میں بہت ہی حقیر سمجھا جاتا تھا اور ہر قسم کی بدی اسمیں تھی۔ مگر جونہی کہ اسلام نے جزیرہ عرب میں قدم رکھا۔ اسکا تمدن اعلیٰ درجہ کا ہو گیا۔ اور اسمیں ایسے ایسے انسان پیدا ہوئے کہ انہوں نے متمدن دنیا کو اپنے ماتحت کر لیا۔ اور تمام دنیا کے وہ معلم الخیر بنے۔ قوموں کو حکومت کرنے کے قواعد سکھائے۔ لاریب انہوں نے اپنے قول کو صحیح ثابت کر دیا۔ ان تقولوا انما انزل علینا الکتاب لکنا اھدیٰ منھم یہ قرآن شریف ہم نے اسلئے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ تم کہدو۔ اگر ہمارے پاس کتاب آتی۔ تو ہم یہود اور نصاریٰ سے بڑھکر ہدایت یافتہ ہوتے۔ دیکھو انہوں نے یہ ثابت کر دیا۔ کہ جب انکے پاس کتاب آئی۔ تو وہ ہدایت میں سبقت لیگئے اس سے کیا ثابت ہوا؟ اس سے یہ ثابت ہوا کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے۔ کہ اسکو انسان مانکر ترقی کرتا ہے۔ اور اسکی تعلیم اور اسکے قواعد پر چلنے سے انسان دنیا و دین میں ترقی کے مدارج قصویٰ کو حاصل کر لیتا ہے جسکا نمونہ ہم صحابہؓ میں پاتے ہیں۔ اسلام تمام مخلوقات کی پرستش اور فرمانبرداری سے آزاد کرتا ہے اور ایک سچے حقیقی اللہ تعالیٰ کی عبادت کراتا ہے۔ تمام حجر و شجر اور دیگر اشیاء فانیہ کی عبادت سے بیکدم روکدیتا ہے بلکہ کہتا ہے کہ انسان تمام چیزوں سے افضل اور اعلیٰ ہے سب اسکی خاطر بنائی گئیں۔ وہ اس کے فائدہ کیلئے بنی ہیں۔ وہ اسکی خادم ہیں اور یہ انکا مخدوم ہے تو پھر کیسی حماقت اور سفاہت ہوگی اگر انسان جو کہ اشرف المخلوقات ہے اور خلاصہ موجودات ہے اپنے ماتحت اشیاء کی عبادت اور پرستش کرنے لگ جائے۔ اغیر اللہ ابغیکم الہاً وھو فضلکم علی العالمین کیا میں تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی اور معبود تلاش کروں حالانکہ اس نے تمکو تمام جہان کی اشیاء پر فضیلت و بزرگی دی ہے۔ ومن یشرک باللہ فکانما خر من السماء فتخطفہ الطیر او تھوی بہ الریح فی مکان سحیق اور جو اللہ کی عبادت اور فرمانبرداری کو چھوڑتا ہے اسے اپنے سے ادنیٰ چیزوں کی عبادت کرنی پڑتی ہے اور جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہے۔ گویا وہ بلندی سے گر پڑا۔ پس اسکو پرندے اچک کر لیجائینگے۔ یا اسکو ہوا دور کے مکان میں اڑا کر لیگی۔ کم بخت انسان جب اپنے حقیقی مالک اور خالق کو چھوڑ دیتا ہے اسکو اپنے نوکروں اور چاکروں کے آگے جھکنا پڑتا ہے وہ اپنے آپکو کتنی بڑی بلندی سے نیچے گراتا ہے وہ خالق کو چھوڑتا ہے اور اسکی بجائے مخلوق کے آگے اپنی احتیاج لیجاتا ہے۔

یہ کتنی بڑی بلند پروازی ہے کہ انسان صرف اپنے مالک کے آگے سر تسلیم خم کرے۔ اور اوروں سے اسکو کامل آزادی ہو۔ یہ بات صرف اسلام میں ہی ہے۔ اور کسی مذہب میں نہیں ہے۔ عیسائی مذہب میں انسان کو ایک مقتدر ہستی کی بجائے تین ماننے پڑتے ہیں۔ ایک کی بجائے تین کو خوش رکھنا پڑتا ہے۔ رجلا فیہ شرکاء متشاکسون ورجلا سلماً لرجل ایک آدمی کئی ایک کی عبادت کرتا ہے اور ایک صرف ایک کا بندہ ہے ھل یستویان مثلاً کیا دونوں مثالیں برابر ہو سکتی ہیں۔ الحمد للہ بل اکثرھم لا یعلمون اللہ کی تعریف ہو اکثر لوگ بے علم ہوتے ہیں۔ ءارباب متفرقون خیر ام اللہ الواحد القہار کیا کئی رب بہتر ہیں یا ایک اللہ جو تمام پر حکمران ہے پھر کہاں وہ خدا جو اسلام پیش کرتا ہے جسکے ماننے سے عقل اور فہم کا نفس کبھی انکار نہیں کر سکتا۔ اور کہاں وہ خدا جو دیگر مذاہب پیش کرتے ہیں اسلام تو ایسے خدا کو پیش کرتا ہے جو خالق کل شئی ہے اور وہ بکل شئی علیم ہے اور کسی قسم کا نقص اور کسی قسم کی کمزوری اسمیں ہرگز نہیں ہے۔ مگر بعض مذہب اسکو قادر مطلق اور خالق کل نہیں مانتے۔ بلکہ اسکے ساتھ اور چیزوں کو بھی اسکی مانند ازلی مانتے ہیں۔ غرضکہ اسلام کے سوا قریباً ہر ایک مذہب میں کسی نہ کسی طرح سے شرک آ داخل ہوتا ہے اسلام انسان کو سیدھا اکیطرف بلاتا ہے جو کہ اسکی فطرت کا خالق ہے اور اسکے سوا اور تمام اشیاء سے اسکو آزاد کر دیتا ہے۔ اور پھر عبادت کے ایسے سہل اور آسان طریقے بتائے ہیں کہ انکے ساتھ انسان کے قویٰ اور اعضاء پرورش اور تربیت پاتے ہیں۔ اور کوئی اسلام کا حکم انسانی طبیعت اور فطرت کے برخلاف نہیں ہے اسلئے انسان بہت جلدی اسمیں ترقی کر سکتا ہے۔ اسلام کی ہر تعلیم انسان کو دکھ سے بچاتی ہے۔ اور سکھ کی طرف لیجاتی ہے۔ اسلام پر چلنے والا ہمیشہ بہشت بریں میں رہتا ہے والذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک اصحاب الجنۃ ھم فیھا خالدون جو اسلام کے مطابق ایمان لاتے ہیں اور اسکے مطابق اپنے اعمال بجا لاتے ہیں وہی بہشتی ہیں وہ ہی اس میں رہینگے اسلام کے سوائے تمام لوگ خسارہ اور نقصان میں روز بروز ترقی کرتے ہیں کیونکہ جب انسان پیدا ہوتا ہے وہ فطرت اسلامیہ کے ساتھ پیدا ہوتا ہے وہ پیش کے حالات سے اپنی اصلی فطرت کو یا تو کھو بیٹھتا ہے یا اسکو اور بھی ترقی دیتا ہے اگر وہ اپنی فطرت کو اسلام پر قائم نہیں رکھتا۔ بلکہ اسکے خلاف چل رہا ہے تو ہر روز وہ خسارہ اور نقصان میں ہے۔ اور اگر وہ اسلام کے مطابق اسکو چلا رہا ہے تو وہ خسارہ اور نقصان سے مستثنیٰ ہے والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر یعنی زمانہ گواہ ہے کہ ہر وقت فنا ہو رہا ہے اور اسکے ساتھ ہی انسان بھی خسارہ اٹھا رہا ہے مگر وہ لوگ اس کے اثر سے محفوظ ہیں جو کہ ایمان لاتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں اور حق کو پہنچاتے رہتے ہیں اور حق کے پہنچانے میں صبر اور استقلال سے کام لیتے ہیں۔

مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

# تصدیق المسیح

## مسیح موعود مظفر و منصور ہوئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا سے مظفر و منصور ہو کر گئے ہیں دنیا میں مرسلین کیلئے جو اللہ تعالیٰ نے کامیابی کا معیار رکھا ہے جس سے کوئی انسان کسی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی کامیابی ثابت کر سکتا ہے۔ اسی طرح سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فداہ روحی کی کامیابی ثابت ہو سکتی ہے اگر دیگر انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنے اعداء اور مخالفین پر فتح پائی ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنے اعداء اور مخالفین پر نمایاں فتوحات حاصل کی ہیں۔ اگر دیگر انبیاء کرام علیہم السلام نے بڑی تحدی سے اپنے معاندین کا مبارزہ کیا ہے۔ تو حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اس میں ذرہ بھر کمی نہیں کی۔ اگر دیگر رسل کے اشد مخالف موت کے شکار بنے ہیں* غرضکہ منہاج نبوت کا کوئی پہلو لیا جاوے۔ اسی سے آپکی کامیابی ٹپکتی ہے۔ آپکی پیشگوئیاں بکثرت پوری ہوئیں۔ اور عوام الناس نے تازہ بتازہ اللہ تعالیٰ کے نشانات ملاحظہ کئے۔ مگر ضد تعصب اور اصرار کو نہ چھوڑنا بھی کمبختی کا نشان ہے۔ آپکی کامیابی اور صداقت کے ہزاروں نشان ہیں۔ مگر اندھے لوگ اس سے بالکل بیخبر ہیں انکو مطلق خبر نہیں اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کامیاب نہیں ہوئے۔ اور آپ کا اس دنیا میں آنا بیہودہ اور بیفائدہ تھا۔ عدم علم شئے سے عدم شئے لازم نہیں آتا کیونکہ خدا کی کتاب قرآن مجید سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ جو چیز لوگوں کیلئے مفید ہوتی ہے وہ اس دنیا میں ٹھہر جاتی ہے۔ اور بیفائدہ اور بیہودہ چیز نہیں رہ سکتی۔ انزل من السماء ماء فسالت اودیۃ بقدرھا فاحتمل السیل زبدا رابیا ومما یوقدون علیہ فی النار ابتغاء حلیۃ او متاع زبد مثلہ کذالک یضرب اللہ الحق والباطل فاما الزبد فیذھب جفاء واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض کذالک یضرب اللہ الامثال۔ اس مذکورۃ الصدر آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے وضاحت سے فرمایا ہے کہ حق دنیا میں قائم ہو جاتا ہے اور باطل دنیا میں نہیں ٹھہر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے بارش نازل فرمائی وادیاں اپنے قدر و اندازے پر اس سے منتفع ہوئیں اور سیلاب کے اوپر جھاگ چڑھی ہوئی ہوتی ہے ایسا ہی آگ میں جب سونا چاندی کو گرم کیا جاتا ہے تاکہ اس سے زیور یا کوئی اور سامان تیار کیا جاوے۔ تو اس سے بھی جھاگ نکلتی ہے اسیطرح اللہ تعالیٰ حق اور باطل کی مثال بیان فرماتا ہے وہ جھاگ بالکل اکارت اور ضائع چلی جاتی ہے اور جو چیز لوگوں کو نفع دیتی ہے وہ اس زمین میں ٹھہر جاتی ہے اسیطرح اللہ تعالیٰ حق و باطل میں امتیاز قائم کرنے کیلئے مثالیں بیان فرماتا ہے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کس قدر لطیف طریق سے بیان فرمایا ہے کہ حق کے ساتھ بطلان کا ہونا ضروری ہے۔ تاکہ مقابلہ سے حق کی خوبی اور بھی واضح ہو جاوے حق کے اوپر بطلان چڑھا ہوا معلوم ہوتا ہے کیونکہ بطلان حق کو گرانا چاہتا ہے اور حق کا بڑے زور سے مقابلہ کرتا ہے۔ اور اس جنگ میں اپنا پورا زور خرچ کرتا ہے وما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین ویجادل الذین کفروا بالباطل لیدحضوا بہ الحق واتخذوا آیاتی وما انذروا ھزوا۔ یاد رہے کہ ہم رسل کو دو حیثیتوں کے ساتھ بھیجا کرتے ہیں۔ وہ مومنین کو خوشخبری دیتے ہیں۔ اور مخالفین کو انذار کرتے ہیں۔ اور انکے مقابل میں انکے منکر باطل کی امداد و معاونت کرتے ہیں تاکہ وہ اس باطل کے ساتھ حق کو گرا دیں۔ اور میری آیتوں اور رسولوں کو ہنسی میں اڑا دیں اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ منکرین ہمیشہ اس بات کے درپے رہتے ہیں کہ حق کو ہمیشہ پچھاڑ دیں مگر انکے یہ سب اعتراض محض جھاگ کا حکم رکھتے ہیں جیسے جھاگ پانی کے مقابل میں نہیں ٹھہر سکتی اسیطرح باطل حق کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ ہمیشہ حق کے خلاف اعداء ایک ہی قسم کے اعتراض کرتے آئے ہیں۔ اور اس میں سر مو بھی فرق نہیں ہوتا۔ انکا ہمیشہ ایک ہی مقولہ رہا ہے کہ اسکا آنا بیفائدہ اور بیہودہ ثابت ہوا۔ چنانچہ اللہ فرماتا ہے ان الذین کفروا سواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یؤمنون ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب عظیم۔ منکر تیرے انذار اور عدم انذار یعنی تیرے آنے اور نہ آنے کو مساوات کے حکم میں رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ کبھی نہیں مانا کرتے کیونکہ جب انہوں نے تیرے آنے کو بیفائدہ قرار دیا وہ کیسے تیری باتیں سن سکتے ہیں وہ کیسے تیرے متعلق فکر و خوض کر سکتے ہیں۔ وہ آنکھوں کے ذریعہ تیری ترقی اور کامیابی سے کیسے فائدہ اٹھا سکتے ہیں انہوں نے تو تیری بعثت کو ہی لغو قرار دیا اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے اپنے دلوں کانوں اور آنکھوں سے کام نہ لیا۔ اور یاد رہے جن قویٰ کے وہ انسے منتفع نہیں ہو سکتے اور اللہ تعالیٰ نے ان سے وہ قویٰ مسلوب کر لئے ہیں۔ کیونکہ وہ انسے کام نہیں لیتے۔ پس کیا ہوا اگر ہمارے مخالف حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کو بیفائدہ کہتے ہیں ہمیں ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے وہ اپنا بگاڑ کر رہے ہیں اور حضرت اقدسؑ کو وہ برو قوع ثابت کر رہے ہیں جنکے انذار اور عدم انذار کو مساوات کی نظر سے دیکھا گیا تھا۔ کاش وہ دلوں سے تفکر اور تدبر کرتے تو انہیں ضرور معلوم ہو جاتا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ بالکل صادق اور راستباز ہیں وہ تمام علائم اور آثار اور علامات اور شرائط آپکی ذات بابرکات میں پائے جاتے ہیں۔ جو کہ سیدولد آدم اور دیگر انبیاء کرام صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں۔ کوئی ایک بات ہوتی یا دو ہوتیں تو کہہ سکتے تھے کہ یہ اتفاقی معاملہ ہے مگر علامتوں کی کثرت ایک عقلمند فہیم کو حیران کئے بغیر نہیں رہ سکتی یہ اتفاقی امر نہیں یہ خدائی فیصلہ ہے پھر اگر وہ صاحب دل نہیں تو کان سے ہی کام لیتے اور انکی آواز کو سنتے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ اور اسکی تعلیم کیسی ہے۔ اور اس کے اقوال قرآن و حدیث کے مطابق ہیں یا نہیں آنکھوں سے دیکھتے کہ اسکے پاس کیسے دین کی خاطر آنے میں اس شرافت و تدین آتے ہیں اور کیسے دیں خبیث ہوس ہوتے ہیں یا دین کا لباس پہنتے ہیں۔ ہمارے مخالف قرآن کو بالکل ہی چھوڑ بیٹھے ہیں اور یہ سمجھتے کہ آیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ پیوند لگانیوالے دینی اعمال میں ترقی کرتے ہیں یا ظلمات کے سمندر میں غرق ہو جاتے ہیں۔ اور دین اسے بہت دور چلے جاتے ہیں۔ اور دینی اعمال کا کبھی نام نہیں لیتے۔ اللہ ولی الذین آمنوا یخرجھم من الظلمات الی النور والذین کفروا اولیاءھم الطاغوت یخرجونھم من النور الی الظلمات اولٰئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون۔ اللہ مومنوں کا والی اور مددگار ہے۔ وہ انکو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا رہتا ہے۔ اور کافروں کے دوست شیطان ہوتے ہیں وہ انکو نور سے اندھیروں کیطرف لیجاتے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں اسی میں رہیں گے مگر ہمیں افسوس کہنا پڑتا ہے کہ باوجود یہ جاننے کے حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت بہ نسبت انکے بدرجہا عملی اعتقادی اور علمی لحاظ سے بڑھی ہوئی ہے پھر بھی یہ لوگ حضرت مسیح موعودؑ کی آمد مبارک کو بیفائدہ کہے چلے جاتے ہیں قرآن میں صاف لکھا ہے کہ ہر رسول کی پیشگوئیاں جلدی یا بدیر پوری ہوا کرتی ہیں۔ ان ادری اقریب ام بعید ما توعدون۔ بیشک حضرت اقدسؑ کے کپڑوں سے بادشاہ برکت ڈھونڈیں گے۔ مگر یہ کب لکھا ہے کہ وہ آپکی حین حیات میں واقع ہوگا۔ تمہیں معلوم نہیں ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کی پیشگوئی حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں پوری ہوگی حالانکہ یہ رسول کریم فرما گیا ہے اصل بات یہ ہے کہ تابع بالکل اپنے متبوع کے رنگ میں رنگین ہوتا ہے تابع ظل ہوتا ہے اور متبوع اصل وتابع کا کام اصل میں متبوع کا ہی ہوا کرتا ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ کہ میرے ہاتھوں میں قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں دیگئی ہیں۔ اگرچہ وہ حضرت عمرؓ کے ساتھ پیشگوئی پوری ہوئی۔ کیونکہ حضرت عمرؓ تابع تھے اسیطرح کیا حضرت مسیح موعودؑ نے دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کر کے نہیں دکھلایا ہر سلسلہ حقہ کا ابتداء ہمیشہ صرف روحانی سلطنت سے شروع ہوتا ہے اور جسمانی سلطنتیں پیچھے آیا کرتی ہے یہی آنحضرتؐ کے زمانہ مبارک میں ہوا اور ایسا ہی حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں ہوا یہی اعتراض رسول کریمؐ پر کفار کیا کرتے تھے متیٰ ھذا الوعد ان کنتم صادقین قل انما العلم عند اللہ وانما انا نذیر مبین کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہوگا کیتو ہم پر فتح پا جائیگا۔ اور ہمارا بادشاہ ہو جاویگا۔ کہدے کہ علم تو اللہ کے پاس ہے اور میں تو صرف ڈرانیوالا ہوں۔ جب ہمارے رسول آقا کو علم نہیں تو پھر کس فرد بشر کو ہو سکتا ہے بلکہ جب وہ دن آویگا۔ تو لا ینفع الذین کفروا ایمانھم ولا ھم ینظرون۔ تو کافروں کو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے مبادا کفار فتح اور سلطنت سے پہلے ہی رخصت ہو جائیں گے۔ ہمارے حضرت اقدسؑ کو بھی الہام ہوا تھا۔ لنبقی لک من المخزیات ذکرا۔ ہم تیرے لئے کوئی رسوائی کا ذکر باقی نہیں رکھیں گے۔ وہ جسمانی سلاطین آپ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اور ضرور ڈھونڈیں گے۔ مگر ہر ایک بات کے لئے ایک وقت ہے۔ خدا فرماتا ہے۔

ساوریکم آیاتی فلا تستعجلون۔ میں اپنے نشان تم کو دکھلاؤں گا۔ پس تم مجھ سے جلدی مت کرو۔

* نہ ان کے بھی اشد مخالف ان کے سامنے سنگسار یا ہلاک ہوئے

وامر بالمعروف وانہ عن المنکر

# امر بالمعروف

## کلوا واشربوا ولا تسرفوا

دنیا جوں جوں تمدن اور تہذیب میں ترقی کرتی جاتی ہے ویسے ہی اشغال اور مصارف بڑھتے جاتے ہیں جو آرام بے تکلفی اور سادگی میں ہے وہ کبھی بناوٹ اور تکلف میں نہیں مل سکتا تجربہ کی بات ہے۔ اسکا کسی کو انکار نہیں کہ تہذیب کے ساتھ اسی نسبت سے مصارف بڑھ جاتے ہیں۔ آرائش البیت فرنیچر کی انتہا ہو جاتا ہے کہ خدا کی پناہ تمدن کے تنگ تمدن کے اخراجات سے تنگ آگئے ہیں خدا تعالیٰ جو انسان کا خالق ہے جسنے اسکے ذرات جسمانی کو بنایا ہے۔ اور پھر اسمیں روح جیسی لطیف چیز پیدا کی ہے۔ وہ خوب انسان کی حقیقت سے واقف ہے اس نے انسان کی بہتائی کیلئے ہر قسم کے پیش آنیوالے حالات پہلے سے ہی بندوبست کر رکھا ہے اور اسے دکھوں اور تکالیف سے بچانے کیلئے علاج بتا دیا ہے۔ انسان کی زندگی پر سب سے اثر کرنیوالی چیز مذہب ہے۔ وہ اس کے اخلاق پر اس کے عادات پر بڑا اثر کرتا ہے۔ مذہب سے انسان اپنے آپ کو درجہ حیوانیت سے نکال کر انسانیت میں پہنچا سکتا ہے۔ پھر سبحان اللہ اسلام ایسا مذہب ہے۔ جو کہ عین فطرت انسانیہ کے مطابق ہے۔ اور بالکل صحیفہ فطرت کے موافق تعلیم پیش کرتا ہے۔ اور انسان میں جو بہیمیت اور سبعیت ہے اس کو ایک قاعدہ کے ماتحت لاتا ہے۔ اور قویٰ انسانیہ کے عمل کو ایک حد کے اندر محدود کرتا ہے اور ہر ایک قسم کی افراط اور تفریط سے بچاتا ہے اور کامیابی کی اقرب راہ دکھلاتا ہے۔ کذالک جعلنا کم امتہ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیداً۔ اور اسی لئے تو ہم نے تمکو اعلیٰ درجہ کی امت بنا دیا ہے۔ اور افراط و تفریط سے نکال کر اوسط درجہ پر چلایا ہے۔ تاکہ تم لوگوں کے نگران حال ہو جاؤ اور رسول تمہارا نگران حال ہو جائے +

پھر اسلام نے انسان کی ہر حالت پر سیر کن بحث کی ہے۔ اور سب سے عمدہ راہ اس کے سامنے پیش کی ہے۔ کیسا ہی کامل مذہب ہے۔ کوئی بات اس نے اٹھا نہیں رکھی۔ جو کچھ ضروری تھا۔ وہ سب ہمیں مہیا کر دیا۔ مسلمان جتنی خوشی کریں انہیں بجا ہے۔ کیوں انکو ایسا کامل مذہب ملا ہے کہ کسی کو نہیں ملا کھانے پینے کی چیزوں تک کے احکام بیان فرمائے۔ بول و براز کے احکام اور قواعد بیان فرما دئے۔ کسی باپ یا ماں نے اپنی اولاد کو کیا تعلیم اور تربیت سکھائی ہوگی جو کہ اسلام کے بانی نے تمام دنیا کے افراد کو تعلیم اور تربیت سکھلائی ہے +

بعض احکام اسلام نے ایسے بھی دئے ہیں۔ کہ اگر اسلام ان کے متعلق کوئی حکم نہ دیتا۔ تب بھی لوگ ان پر کاربند رہتے۔ مگر یاد رہے کہ اسلام نے اسطرح سے دنیا پر بڑا بھاری احسان کیا ہے۔ اسلام یہ چاہتا ہے۔ کہ انسان بالکل اللہ تعالیٰ کا ہی ہو جائے۔ اور اپنا اس نے سب کچھ بھی نذر کرے۔ قل اسلمت وجہی للہ ومن اتبعن کہدے کہ میں نے تو اپنی توجہ اللہ کیلئے سونپ دی ہے۔ اور ان لوگوں نے بھی جو میرے تابع ہیں۔ قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ کہدے ضرور میری نماز اور ہر قسم کی عبادات اور قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ کیلئے ہے جو کہ تمام اہل جہان کا رب ہے بیشک انسان کو جب بھوک لگتی ہے وہ کھاتا ہے اور جب اسے پیاس لگتی ہے۔ وہ پانی پیتا ہے لیکن اگر وہ اس کھانے اور پینے میں امر الہٰی کا امتثال نہیں کرتا۔ تو اس کے کھانے اور پینے اور جانوروں کو کھانے اور پینے میں کوئی فرق اور امتیاز نہیں رہتا۔ والذین کفروا یتمتعون ویاکلون کما تاکل الانعام والنار مثوی لہم۔ کافر لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں اور کھاتے ہیں جیسے کہ جانور کھاتے ہیں۔ اور آگ انکا ٹھکانہ ہے۔ دوستو! عزیز دہم میں سے ہر ایک کی خواہش اور دلی آرزو ہوتی ہے۔ کہ ہم میں بہیمیت اور سبعیت نہ رہے۔ اور ہم باخدا انسان بنجاویں۔ اگر ایسا تمہاری خواہش اور تڑپ دل میں پاتے ہو۔ تو کوئی کام بغیر سوچے سمجھے جانوروں کی طرح مت کرو۔ یاد رکھو یہ اموال اور نفس تمہارے اپنے نہیں ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے پاس تم نے بیع کر دئے ہیں۔ تم بدوں پروانگی الہٰی انکو کہیں بھی خرچ نہیں کر سکتے۔ اسلام انسان کو ہر کام میں ثواب اور بدلہ دینا چاہتا ہے۔ اور ہر ایک کام میں اسے اللہ یاد دلانا چاہتا ہے۔ تم اس لئے مت کھاؤ کہ تمکو بھوک لگی ہے۔ بلکہ تم اس لئے کھاؤ۔ کہ تمہارا مولیٰ کہتا ہے۔ کلوا۔ تم اسلئے کھاؤ۔ کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری ہو جاویگی۔ یہ معمولی سی بات نہیں ہے۔ یہ ایک بڑا سخت مجاہدہ ہے۔ تم نفس کو بار بار اسکی ریاضت کراؤ۔ تم اس لئے مت پیا کرو۔ کہ تم کو پیاس لگی ہے۔ بلکہ تم اس لئے پیو۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ پیو یاد رکھو اور ضرور یاد رکھو۔ اسطرح تم اپنے کام کو حکم الہٰی کے ماتحت کروگے اور تمہارا ہر کام عبادت ہو جاویگا۔ اور اگر تم نے یہ کام اپنی طبعی تقاضوں کی وجہ سے کیا۔ تو تمہیں کوئی اس کا ثواب نہ ہوگا۔ اور وہ کام تمہارے لئے عبادت محسوب ہوگا۔ تم اپنے آپکو اس کے عادی اور خوگر بناؤ۔ کہ جو کوئی کام کرنے لگو۔ دل میں نیت کر لو۔ کہ خدا تعالیٰ کے فلاں حکم کے ماتحت تم یہ کام کرتے ہو غرضکہ تمہارا کوئی کام رسمی اور طبعی تقاضا کے ماتحت نہ ہوا کرے بلکہ شرعی اجازت کے ماتحت ہو +

حدیث شریف میں ہے کہ ایک انسان خدا تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہے یقول رب رب انی یستجاب لہ کہتا ہے اے رب اے رب اور کسطرح اسکی دعا قبول ہو سکتی ہے حالانکہ وہ حرام کھاتا ہے۔ اور حرام پیتا ہے اور حرام پہنتا ہے دوستو حلال کمائی عجیب چیز ہے اس کے بڑے فائدے ہوتے ہیں۔ اسمیں بڑی برکات اور فیوض ہوتے ہیں۔ ولا یقبل اللہ الا الطیب اور خدا چونکہ قدوس اور پاک ہے۔ اس لئے وہ پاک چیز کو قبول فرماتا ہے۔ تم کوشش کرو اور ضرور کوشش کرو۔ کہ تمہارا کسب حلال اور طیب ہو۔ اس کے کھانے سے تمہاری روح عبادت میں لذت پائیگی۔ اور تمہارا دل عبادت الٰہیہ میں لگیگا۔ اور تمہیں نیکیوں کی زیادہ توفیق ملیگی۔ یاایہا الذین آمنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم واشکروا للہ ان کنتم ایاہ تعبدون۔ اے ایمان والو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ۔ جو ہم نے تمکو دی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرو۔ اور اسکی قدر کرو۔ اگر تم اسکی عبادت کرتے ہو۔ اس آیۃ کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ طیبات کے کھانے سے شکر الٰہی اور عبادت الٰہی کیلئے زیادہ توفیق ملتی ہے۔ یاایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا۔ اے رسولو پاک چیزیں کھاؤ۔ اور نیک کام کرو۔ اکل طیبات اور عمل صالح میں ضرور تعلق ہے۔ اس غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے فرمایا کہ بیشک تم اسلئے کھاؤ۔ کہ اللہ کہتا ہے کھاؤ۔ اور اسلئے پیو کہ اللہ کہتا ہے پیو۔ مگر کھانے اور پینے کو بھی دیکھ لو کہیں ان چیزوں میں سے تو نہیں ہے۔ جنکی اجازت جناب الٰہی نے نہیں دی۔ اسلئے کلوا واشربوا کے ساتھ ہی فرما دیا۔ ولا تسرفوا۔ دیکھنا اس کلوا واشربوا کے عمل میں تم سے کہیں خطا سرزد نہ ہو جاوے ان اشیاء کا استعمال ترک کر دو جنکی اجازت اللہ تعالیٰ نے نہیں دی۔ جیسے مردار سور کا گوشت۔ بہتا ہوا لہو۔ غیر اللہ کی نامزد کردہ چیز اکل اموال الناس بالباطل۔ سود وغیرہ اور پینے میں تمام مسکرات اور شراب وغیرہ یہ سب تمہارے اکل و شرب میں نہیں ہونی چاہئے اور ایسی کھانے سے اجتناب کرو جسکے لئے کوئی شرعی اجازت نہیں ہو پھر ایک بڑی ضروری اور اہم بات یہ ہے کہ کھانے سادے ہونے چاہئیں۔ پر تکلف کھانوں سے جتنا پرہیز کیا جاوے اتنا ہی بہتر ہے سادہ طعام میں بہت ہی منافع اور فوائد ہیں۔ صحت کو قائم رکھتے ہیں اور مصارف کا زیادہ بوجھ نہیں پڑنے دیتے۔ اسکے علاوہ دنیا کے تنعم اور تعیش میں زیادہ منہمک ہونے سے یاد الٰہی میں بہت فرق آجاتا ہے۔ اور دینی اشغال میں انسان سست ہو جاتا ہے اپنے سردار کو دیکھو صلے اللہ علیہ وسلم دونوں جہان کے بادشاہ تھے کسی چیز کی کمی نہ تھی جو چاہتے اپنے آسائش و آرام کیلئے دنیاوی سامان میں سے جمع کر سکتے تھے۔ اور جس قسم کے کھانے چاہتے کھا سکتے تھے مگر قربان جاؤں اپنے سردار پر کہ اپنے دنیا کے عیش و آسائش کی ذرہ پرواہ نہ کی بلکہ جو مال آتا تھا۔ وہ لوگوں کو بانٹ دیتے تھے۔ اور آپ اکیلے گھر تشریف لیجاتے۔ دوستو! اسکو یاد رکھو۔ اور اسے کبھی بھی نہ بھولو۔ ہر کام میں اسی کو مدنظر رکھو۔ جو کام کرو اس لئے کرو کہ تمہارا رب تمہیں کہتا ہے کہ کرو اور اسمیں حد بندی کر دو جس سے آگے تجاوز مت کرو۔ حلال طیب کسب اللہ کو بہت پیارا ہے سستی کو چھوڑ دو۔ کما کر کھانا بہت ہی بہتر ہے اس کھانے سے جو کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے سے حاصل ہوتا ہے سوال سے بچو اگر تمہیں مانگنا ہی ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے مانگو۔ فانی انسان تمہاری کسقدر حاجات پوری کر سکتا ہے غنی صرف اللہ ہی ہے اور تمام لوگ محتاج اور فقیر ہیں۔ بھلا کوئی محتاج سے مانگا کرتا ہے۔ وہ تو خود محتاج ہے دوسرے کو کیا دیگا۔ یاایہا الناس انتم الفقراء الی اللہ واللہ ہو الغنی الحمید۔ اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو۔ اور اللہ ہی صرف غنی اور حمید ہے۔

وابتغوا الیہ الوسیلۃ۔ اپنی حاجات اس سے مانگو +

# تاریخ اسلام

## سیرت النبی

### طہارت النفس۔ ہر کام میں صحابہ کے شریک ہوتے

میں نے اس سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک ایسا واقعہ بیان کیا ہے جس سے آپکی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے اور انسانی قلب اس سے اعلےٰ سے اعلےٰ اصول طہارت نفس کے اور قومی ترقی کے نکال سکتا ہے اب میں ایک اور واقعہ اسی پہلے واقعہ کی تائید میں درج کرتا ہوں لیکن چونکہ وہ نئے حالات اور نئے واقعات کو لئے ہوئے ہے اس لئے اسکا ذکر بھی کسیقدر تفصیل سے ہی مناسب ہے +

یہ بات تو تاریخ دان لوگ جانتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم سے جو مخالفت مکہ والوں کو تھی۔ اسکی نظیر دنیا کی کسی اور تاریخ میں نہیں ملتی۔ آپکی مخالفت اور ایذارسانی کیلئے جو تدابیر انہوں نے کیں یا جو منصوبے انہوں نے باندھے وہ اپنی نظیر آپ ہی تھے۔ اور کبھی کسی قوم نے دنیاوی مخالفت میں یا دینی عداوت میں کسی انسان کی بلاوجہ ایسی بدخواہی نہیں کی جیسی اہل مکہ نے آنحضرت صلعم سے کی گو خدا تعالیٰ نے ہر میدان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فتح دی اور آپ ہر دشمن پر فاتح رہے +

گو چھوٹے چھوٹے حملے تو مدینہ میں آتے ہی شروع ہو گئے تھے۔ مگر دراصل جنگوں کی ابتداء اب جنگ بدر سے ہی سمجھنا چاہیئے۔ کہ جس نے ایکطرف کفار کے بڑے بڑے سرداروں کو خاک میں ملا دیا۔ اور دوسری طرف مسلمانوں پر ثابت کردیا۔ کہ خدا تعالیٰ کی تائید انسان کو ہر مشکل سے سلامت نکال سکتی ہے اور دشمن خواہ کتنا ہی بہادر اور تعداد میں زیادہ ہو۔ آسمانی تدابیر کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور اس سے ان کے حوصلے بڑھ گئے قریش کو اپنے سرداروں کے مارے جانیکا طیش ایکدم چین نہ لینے دیتا تھا اور وہ آئے دن مسلمانوں پر حملہ کرتے رہتے تھے جنمیں سے مشہور حملہ احد کا بھی ہے یہ حملے متواتر ۶ سال تک ہوتے رہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہئیے کہ جنگ بدر ۶ سال تک متواتر جاری رہی اور اسکا خاتمہ احزاب پر ہوا۔ جبکہ دشمن نے آخری مرتبہ جمعیت اٹھا کر پھر مسلمانوں کو دکھ دینیکا ارادہ نہ کیا۔ بلکہ ناامیدی اور مایوسی کا شکار ہو گئے۔ اور سمجھ گئے کہ ہم مسلمانوں کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے +

جنگ احزاب جسکا قرآن شریف میں بار بار ذکر آیا ہے۔ ایک نہایت خطرناک جنگ تھی جسمیں مسلمان ایسے مجبور ہو گئے تھے کہ انہیں قضاء حاجت کیلئے بھی باہر جانیکو بھی رستہ نہ ملتا تھا اور کفار نے مدینہ کا محاصرہ کر لیا تھا۔ اور دس ہزار کا لشکر مرنے مارنے کے ارادہ سے مٹھی بھر مسلمانوں کے سامنے پڑا ہوا تھا جو مشکلات کے نرغہ میں گھرے ہوئے تھے +

جب مسلمانوں کو اس لشکر کی آمد کی خبر ہوئی تھی۔ تو آنحضرت صلعم نے سب صحابہ کو بلا کر مشورہ کیا۔ کہ کیا کیا جائے۔ حضرت سلمان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایسے موقعہ پر ہمارے ملک میں تو خندق کھود لیتے ہیں۔ اور اس کے پیچھے بیٹھ کر دشمن کا مقابلہ کرتے ہیں۔ آپ نے یہ بات سن کر خندق کھودنے کا حکم دیا اور اسی وجہ سے جنگ احزاب کو غزوہ خندق بھی کہتے ہیں +

چالیس چالیس ہاتھ زمین دس دس آدمیوں کو کھودنے کے لئے بانٹ دیگئی۔ اور کام زور و شور سے جاری ہو گیا۔ مگر آنحضرت کہاں تھے؟ آپ بھی ان لوگوں میں کام کر رہے تھے۔ جو ادہر سے ادہر مٹی ڈہو رہے تھے۔ کیونکہ کچھ لوگ زمین کھودتے تھے اور کچھ وہاں سے مٹی اٹھا کر ایک طرف کر دیتے تھے حتیٰ کہ آپکا بدن مٹی سے بھر گیا تھا حضرت براء رض سے روایت ہے۔ قال رایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم الاحزاب ینقل التراب وقد واری التراب بیاض بطنہ وھو یقول۔

لولا انت ما اھتدینا + ولا تصدقنا ولا صلینا
فانزل السکینۃ علینا + وثبت الاقدام ان لاقینا
ان الالی قد بغوا علینا + اذا ارادوا فتنۃ ابینا

**ترجمہ** ۔ فرمایا۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جنگ احزاب میں اس حالت میں دیکھا ہے کہ آپ بھی مٹی ڈہو رہے تھے۔ اور آپکے گورے گورے پیٹ پر مٹی پڑی ہوئی تھی۔ اور آپ یہ فرماتے جاتے تھے۔ الہٰی اگر تیرا فضل نہ ہوتا تو ہمیں ہدایت نصیب ہوتی۔ اور نہ ہم صدقہ دیتے نہ نمازیں پڑھتے۔ پس ہم پر اپنی طرف سے تسلی نازل فرما۔ اور اگر جنگ پیش آئے تو ہمارے پاؤں کو ثبات دیجیئے کہ دشمن کے مقابلہ میں بالکل نہ ڈگمگائیں الہٰی یہ کافر ہم پر ظلم اور زیادتی سے حملہ آور ہو گئے ہیں اور ہمارے خلاف انہوں نے بغاوت کی ہے۔ کیونکہ جب انہوں نے ہمیں شرک کفر میں مبتلا ہونے کی دعوت دی ہے ہم نے انکی بات کے قبول کرنے سے انکار کردیا ہے +

اللہ اللہ وہ کیا ہی پیاری مٹی ہوگی جسے آپ اٹھاتے تھے اور وہ مٹی کروڑوں من سونے سے زیادہ قیمتی تھی جسے اٹھانے کیلئے خاتم النبین کے ہاتھ اٹھتے تھے اور جسے آپکے پیٹ پر گرنیکا شرف حاصل ہوتا تھا۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ عذاب شدید کو دیکھ کر یقول الکافر یالیتنی کنت ترابا کافر کہہ اٹھیں گے۔ کہ کاش ہم مٹی ہوتے اور شریر و بدمعاش لوگ جب سزا پاتے ہیں تو ایسے ہی جملہ کہا کرتے ہیں۔ اور اپنی حالت پر افسوس ہی کیا کرتے ہیں۔ مگر خدا گواہ ہے وہ مٹی جو آنحضرت صلعم کے پیٹ پر گرتی تھی۔ اسکی نسبت تو ایک مومن کا دل بھی چلاتا ہے کہ وہ یالیتنی کنت ترابا کہہ اٹھے اور یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ براء رض اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے اس مٹی کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ جو آپکے پیٹ پر گرتی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس مٹی کو بھی عشق کی نگاہوں سے دیکھتے تھے اور لالچ کی نگاہیں ادہر پڑ رہی تھیں۔ اسی لئے تو مدتوں کے بعد جب وہ جنگ احزاب کا ذکر فرماتے ہیں۔ تو وہ مٹی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر پڑتی تھی۔ انکو یاد آجاتی ہے +

میں حیران ہوں کہ صحابہ کس محبت اور کس شوق سے اسوقت آنحضرت کی طرف دیکھتے ہونگے۔ خدایا وہ منظر کیسا ہوگا۔ اور کس شان کا ہوگا جس کے سر پر نبوت کا تاج تھا اور دوش پر مٹی کا ڈھیر۔ صحابہ کے قدموں میں کیسی تیزی اور کیسی پھرتی پیدا ہو گئی ہوگی۔ ہر ایک انمیں سے اپنے دل میں کہتا ہوگا۔ کہ خدا کے لئے جلد جلد اس مٹی کو صاف کرو جسقدر ہوسکے آنحضرت صلعم کا کام کم ہو۔ اور وہ ایک دوسرے سے بڑھکر بوجھ اٹھاتے ہونگے تاکہ جلد اس بوجھ کو ختم کردیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو آرام دیں میری عقل چکراتی ہے جب میں صحابہ کے ان جذبات کا نقشہ اپنے دل میں کھینچتا ہوں۔ جو اسوقت انکے دلوں میں پیدا ہوتے ہونگے۔ میری قوت متخیلہ پریشان ہو جاتی ہے جب میں ان خیالات پریشان کو اپنے سامنے حاضر کرتا ہوں۔ جو اسوقت صحابہ کے دل و دماغ میں گشت لگا رہے ہونگے اُف ایک بجلی ایک سٹیم ہوگی۔ جو اسوقت انکے اندر کام کر رہی ہوگی نہیں بجلی اور سٹیم کی کیا حقیقت ہے۔ عشق کی گرمی وہ کام لے رہی تھی۔ اور وہ مٹی جو وہ اپنی گردنوں اور کندھوں پر رکھتے تھے۔ انہیں ہر ایک قسم کی نعمت سے زیادہ معلوم ہوتی تھی۔ وہ بوجھ انہیں سب غموں سے چھڑا رہا تھا اور وہ مٹی انہیں موتیوں اور جواہرات سے زیادہ قیمتی معلوم ہوتی تھی جسے بنیوں کے سرتاج کے کندھوں پر رکھے جانیکا فخر حاصل تھا +

کیا کوئی مسلمان بادشاہ ایسا ہے جسے اس مٹی کے اٹھانے میں عار ہو انہیں اسوقت کے اسلام سے غافل بادشاہ بھی اسے اٹھانے میں فخر سمجھیں گے۔ پھر وہ نیکو کار گروہ اسے اپنی کیسی کچھ عزت نہ خیال کرتا ہوگا +

اور یہ سب کچھ اس لئے تھا۔ کہ آنحضرت صلعم ایک گھوڑے پر کھڑے ہوئے حکم نہیں دے رہے تھے۔ بلکہ دوسروں کو حکم دینے سے پہلے آپ خود اپنے کندھوں پر مٹی کا ڈھیر رکھتے تھے۔ پھر جو لوگ اپنے محبوب آقا کو مٹی ڈہوتے دیکھینگے وہ جس شوق سے بھی اس کام کو کرتے بالکل مناسب اور بجا ہوتا۔ یہ ایک ایسی اعلےٰ تدبیر تھی جس سے اگر ایکطرف آنحضرت صلعم کی محبت الہٰی ظاہر ہوتی ہے تو دوسری طرف یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ فطرت انسانی کو خوب سمجھتے تھے۔ اور آپکو اچھی طرح معلوم تھا۔ کہ اگر ماتحتوں میں روح پھونکنی ہو۔ تو اسکا ایک ہی گر ہے۔ کہ خود انکے ساتھ ملکر کام کرو پھر انہیں خود بخود جوش پیدا ہو جائیگا۔ اور اس طرح آپنے ایک ناقابل فتح لشکر تیار کر دیا۔ جو ہر زمانہ کے لئے مایۂ ناز ہے +

اس حدیث سے ہمیں کئی کئی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ اول تو یہ کہ آنحضرت صلعم نے صرف ایکدفعہ ہی صحابہ کے ساتھ ملکر کام نہیں کیا بلکہ ہمیشہ کرتے تھے۔ کیونکہ پہلا واقعہ جو میں نے بیان کیا ہے وہ آپ کی مدنی زندگی کا ابتدائی واقعہ ہے اور یہ ۶ سال بعد کا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آپکی عادت تھی۔ کہ کوئی کام کسی کو نہ دیتے مگر خود اسمیں شامل ہوتے تاکہ خود بھی ثواب سے حصہ لیں۔ اور دوسروں کو اور بھی رغبت اور شوق پیدا ہو۔ کہ جب ہمارا آقا خود شامل ہے تو ہمیں اس کام سے کیا عار ہو سکتا ہے ۔

دوسرے یہ کہ انہیں حیثیّت سے کام کرنیکی عادت ہو۔ اور وہ آپکے شمول کی وجہ سے جس تیزی سے کام کرتے ہونگے۔ اسے انکی عادت میں داخل کر دیا جائے۔

دوسرے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جو وقت آپ مدینہ تشریف لائے تھے اسوقت آپ بالکل نو وارد تھے۔ اور ابھی آپکی حکومت قائم نہ ہوئی تھی اور گو سینکڑوں جاں نثار موجود تھے جو اپنی جان قربان کرنے کے لئے حاضر تھے۔ مگر پھر بھی دنیا کے لحاظ سے آپکے ماتحت کوئی علاقہ نہ تھا۔ مگر غزوہ احزاب کے وقت گو آپکے لشکر کی تعداد کم تھی۔ مگر بارہا کھلے میدانوں میں کفار کو شکست دے چکے تھے۔ یہودیوں کے دو قبیلے جلاوطن ہو کر ان کی املاک مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئی تھیں مدینہ اور اس کے گرد و نواح میں آپکی حکومت قائم ہو گئی تھی بقیہ یہودی معاہدہ کی رو سے مسلمانوں سے دب کر صلح کر چکے تھے۔ اس لئے اب آپکی پہلی حالت اور اس حالت میں بہت فرق تھا اور اب آپ ایک ملک کے حاکم یا بادشاہ تھے۔ پس اس وقت آپکا صحابہ کیساتھ ملکر کام کرنا جبکہ آپکی عمر بھی پچپن سال کی ہو چکی تھی۔ ایک اور ہی شان رکھتا ہے۔ اور یہ واقعہ پہلے واقعہ سے بھی زیادہ شاندار ہے۔

اس واقعہ سے اس بات کی بھی تائید مزید ہو جاتی ہے کہ آپ کیونکر نصیحت سے غافل نہ ہوتے تھے۔ کیونکہ اب بھی آپنے جو شعر پڑھنے کے لئے چنے ہیں۔ وہ ایسے با محل ہیں۔ کہ ان میں مسلمانوں کو اپنے کام میں دل لگانے کے لئے ہزاروں ترغیبیں دی ہیں۔ کس طرح انہیں اللہ تعالیٰ کا احسان بتایا ہے کہ یہ خدا کا ہی فضل ہے۔ کہ تم مسلمان ہوگئے۔ اور خدا تعالیٰ پر احسان نہ جتانا۔ کہ اس کے دین میں کوشش کر رہے ہو۔ بلکہ اسکا احسان ہے کہ تمہیں اسلام کی توفیق دی۔ اور تمہیں ہدایت کی راہوں پر چلایا۔ پھر کسطرح اشارہ فرمایا۔ کہ یہ جنگ کوئی دنیاوی جنگ نہیں بلکہ ایک مذہبی جنگ ہے اور اسکا اصل باعث کیا ہے ہمارا یہ کہنا کہ ہم خدا کو کیوں مانتے ہیں۔ شرک کیوں نہیں کرتے۔ اور کیوں کفار کی بات نہیں مان لیتے اسمیں یہ بھی بتایا ہے کہ جنگ کی ابتدا کفار کی طرف سے ہوتی ہے اور ہمارا کام تو یہی رہا ہے کہ ہم انکی شرارتوں کے قبول کرنیسے انکار کرتے رہے ہیں۔

میں مانتا ہوں کہ یہ شعر اور کے کہے ہوئے ہیں۔ اور آپ شعر نہیں کہتے تھے مگر موقعہ پر ان شعروں کو چن لینا یہ بتاتا ہے کہ آپ کس طرح نصیحت کے پہلو کو ہمیشہ اختیار کرتے تھے۔ عرب ایسے موقعوں پر شعر کہنے اور پڑھنے کے عادی ہیں۔ اور صحابہ بھی شعر کہتے تھے۔ مگر سب اشعار ہیں سے انکو چن لینا یہ حکمت سے خالی نہ تھا۔ اور روایات بتاتی ہیں۔ کہ یہ انتخاب بھی نہ تھا بلکہ مسلمانوں کو سب سے ضروری مسائل کی طرف متوجہ کرنا تھا۔ غرضکہ آنحضرت کی زندگی پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ خدا کی راہ میں ہر ایک کام میں صحابہ کے شریک ہوتے تھے اور یہ بات دنیا کے کسی بادشاہ میں آجتک نہیں پائی جاتی۔

# تادیب النساء

## عورتوں کی ذہانت

بعض وقت عورتوں کی غیر معمولی سمجھ و عقل دیکھ سن کر بہت حیرت بلکہ بے اختیار فراست و دانائی کی داد دینی پڑتی ہے۔ اور میرے خیال میں تو عورتوں کو غیر معمولی فراست کا حصہ ملنا چاہیئے۔ موٹی عقل والی بی بی گھر کو تباہ و برباد کر دینے والی ثابت ہوگی۔ برخلاف اس کے باریک بین و دانشمند بی بی بگڑے کام سنوارنے والی ہوگی انشاء اللہ اور نکتہ اس عقل کے سوائے علم آنا مشکل ہے۔ مسلمانوں پر کیوں تباہی ہوئی۔ وجہ یہی کہ میاں آسمان کی کہے اور بی بی زمین کی۔ میاں تو بیچارہ کسی ملک و ملت کی ہمدردی کی بات کرے یا کسی تاریخ واقعہ سے متاثر مگر بی بی کو یہ بکھیڑا کہ فلاں میر اکپڑا انہیں تیار ہوا۔ فلاں زیور ابھی تک نہیں بنا۔ یا یہ شکایت کہ فلاں کنبہ کی عورت ایسی اور ویسی۔ ہمسایہ والیوں میں یہ عیب ہے۔ یہ کام کرتی ہیں۔ غرض وہ بیچارہ جب تک ہاں میں ہاں نہیں ملاتا۔ اس کی سختی نہ معاف ہو گی۔ مگر یہ مصیبت کیوں آئی۔ وجہ ظاہر کہ بے علمی۔ کم عقلی۔ بد تربیتی کاش کہ مسلمانوں میں علمی مذاق پیدا ہو۔ میاں بیویوں کے خیالات ایک ہوں اور ہماری بہنیں اپنے خاوندوں کی نیک پیروی کرنے والیاں بنیں آہ کیسا وجد آتا ہے اور رشک آتا ہے جبکہ اگلے زمانہ کی خواتین کے حالات ملتے ہیں۔ انکی فراست پہ بے اختیار رشک آتا ہے۔ مثال کے طور پر عرض کرتی ہوں۔ بنت مہلہل ایک خاتون عرب کے ملک میں گذری ہے۔ اسکے باپ نے بیحد خونریزیاں اپنے بھائی کے انتقام میں کیں۔ حتیٰ کہ بہت سے لوگ اس کے دشمن بن گئے۔ ان میں اس کے دو غلام بھی تھے۔ ایک دفعہ وہ جنگل میں کسی درخت کے سایہ میں سوتا تھا۔ کہ غلاموں نے مشکیں کس لیں۔ مگر وہ جاگ پڑا۔ پوچھا کیا کرتے ہو۔ کہا تم کو وہ مزا چکھاتے ہیں۔ جو بہت سے لوگوں کو تو نے چکھایا۔ اس نے کہا خیر کچھ پرواہ نہیں۔ مگر یہ شعر میری بیٹیوں کو سنا دینا۔ یہ آخری وصیت ہے۔

من مبلغ الاقوام ان مہلہلا
للہ درکما و در ابیکما

چنانچہ انھوں نے مان لیا۔ اور جب آ کر اس کی بیٹیوں کو خبر دی کہ تمہارا باپ فلاں جنگل میں کسی بیماری کی وجہ سے مر گیا ہے اور مرتے وقت اس نے یہ شعر تمہیں پیغام دیا۔ تو چھوٹی بیٹی نے سن کر چیخ ماری اور اُن کلاموں کا لفظ کہا۔ کہ خدا کی قسم انھوں نے ہمارے باپ کو مار دیا ہے چنانچہ پکڑے گئے اور کئے کی سزا پائی۔ والسلام

(سکینتہ النساء از قادیان)

## عورتیں کپڑے خود دھوتی ہیں

مکہ کی عورتیں گھر میں سادے اور سفید کپڑے پہنتی رہتی ہیں۔ مگر جب شوہر کے گھر میں آنے کا وقت ہوتا ہے۔ تو عمدہ ستھرے اور رنگین کپڑے پہن کر بیٹھ جاتی ہیں۔ کپڑے سب عورتیں ترکنوں کیطرح گھر میں اپنے ہاتھ سے دھوتی ہیں۔ مکہ میں کم و بیش ایک لاکھ نفوس کی آبادی میں صرف دو دھوبی ہیں۔ خود ہی استری کرتی ہیں۔ خود کلپ لگاتی ہیں۔ دستکار بھی خوب ہوتی ہیں۔ تاگے کی جالی دار ٹوپیاں بناتی ہیں۔ مگر اپنے بنائے ہوئے سامان کی قیمت خود ہی رکھتی ہیں۔ اپنے خاوندوں کو اگر دیتی ہیں۔ تو قرض کے طور پر دیکر جلدی وصول کر لیتی ہیں۔

## صرف سالن پکاتی ہیں

سالن اچھے پکاتی ہیں۔ مگر روٹی بازار سے منگوا لیتی ہیں۔ یا گھر میں خمیر کر کے تنور میں پکوا منگواتی ہیں۔ ایک سوکھی پکی ہوئی روٹی کئی کئی روز تک کھاتے ہیں۔ یہ بہت زیادہ خشک نہیں ہو جاتی۔ یہی حال مصر کا ہے۔

## بڑھیا کہلانے سے عار

کسی بڑھیا عورت کو اگر بڑھیا (عجوزہ) کہا جائے تو وہ ناخوش ہوگی۔ اگر اسی بڑھیا کو بنت (لڑکی) کہدیا جائے تو بہت خوش ہو جائیگی۔

**اوہام پرستی۔** مکہ کی عورتیں بہت خوش اعتقاد ہیں۔ تعویزوں اور گنڈوں کی معتقد۔ بچوں کی اکثر بیماریوں کو نظر بد سے منسوب کرتی ہیں۔ اسی لئے مہمان عورت ماشاء اللہ اور تبارک اللہ کہتی ہوئی آتی ہے۔ کہ گھر والی خوش ہو جائے۔ اور اسے اس کی طرف سے نظر بد کا شبہ نہ پیدا ہو۔ مدینہ کی عورتوں میں اوہام پرستی کا اس سے بھی زیادہ زور ہے۔ مدینہ میں باغوں کے دروازوں پر اونٹوں کی ہڈیاں اور بیلوں کے سینگ نظر بد سے بچانے کو لٹکا رکھے ہیں۔

**مکہ کے بچوں کی حفاظت کی تدابیر:** یہاں جتنے بچے جو نہیں بول سکتے ہیں۔ اور انکی زبان کھلتی ہے۔ تو انہیں خود اپنا نام۔ باپ کا نام۔ قبیلہ کا نام خاندانی کنیت محلہ کا نام سکھا دیا جاتا ہے۔ تاکہ زمانہ حج کے ہنگامہ میں اگر بچہ کھو یا بھی جائے۔ تو اس کا پتہ لگ جائے۔ ختنہ چھ دن کے بعد یعنے اکثر عقیقہ کے دن یعنے ساتویں روز کر دیتے ہیں۔ عرب وغیرہ کے اکثر لوگوں کے رخساروں پر دونوں طرف تین تین چار چار زخموں کے نشانات نظر آتے ہیں۔ دراصل قدیم زمانہ کی ایک رسم ہے بہت گذر چکی ہے جبکہ مکہ اور مدینہ کے بچوں کو لوگ غلام بنانیکے لئے چرا لے جاتے تھے۔ اسپر یہ رسم ایجاد کی گئی۔ کہ جس بچے کے گالوں پر زخموں کے نشان ہونگے۔ وہ بچہ مکہ یا مدینہ کا ہوگا۔ اسلئے اسکو غلاموں کے تاجر نہیں خرید سکتے تھے۔ اب وہ بات تو کئی عرصہ سے جاتی رہی۔ مگر وہ رسم جاری ہے۔ اور اب تک لوگ نہ صرف مکہ یا مدینہ میں بلکہ مصر و سوڈان و حبش وغیرہ کئی عربی بولنے والے ملکوں میں بچوں کے رخساروں پر استرے کے زخم کر دیتے ہیں جنکے نشان عمر بھر باقی رہتے ہیں۔

# سفرِ چکوال

جب صاحبزادہ صاحب چکوال تشریف لے چلے۔ تو میں نے مفتی فضل الرحمٰن صاحب کی خدمت میں عرض کیا تھا۔ کہ وہ حالات سے اطلاع دیتے رہیں۔ بلکہ پرچہ بھی لکھتے جائیں۔ مفتی صاحب نے اپنی ڈیوٹی کو بوجہ احسن ادا کیا۔ پرچوں کے اندراج کے لئے تو الفضل میں گنجائش نہیں۔ صرف جستہ جستہ حالات لکھے جاتے ہیں۔ (اسسٹنٹ)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ لاہور سے ۲۵ جنوری رات کو ۱۰ بجے سوار ہو کر ہم لوگ روانہ ہوئے۔ اور راستہ میں گوجرانوالہ کی جماعت اسٹیشن پر ملی۔ اور ۳ بجے جہلم سٹیشن پر پہونچے۔ سٹیشن پر حافظ غلام رسول صاحب حافظ آبادی۔ اور حافظ روشن علی صاحب اور شیخ غلام احمد صاحب۔ مستری اللہ دین صاحب کچھ چار کھانے کا اسباب لیکر موجود تھے ہم لوگ وہاں اتر پڑے۔ اور دن بھر ۲۶ تاریخ کو جہلم میں رہے۔ بعد نماز ظہر میاں صاحب نے ایک تقریر اپنی جماعت میں کی جو سورہ فاتحہ پر تھی۔ خلاصہ یہ کہ ہمارا مذہب وہ مذہب ہے۔ جو ایسی خواہش کرتا ہے جو تمام صفات کاملہ سے موصوف اور تمام بدیوں سے منزہ ہے۔ جن لوگوں کے خدا ناقص ہے۔ وہ مذہب سچے نہیں ہو سکتے۔ اور یہ بات صرف اسلام ہی پیش کرتا ہے۔ اور کوئی نہیں۔ اس لئے اسلام ہی سچا مذہب ہے مصفےٰ اور پاک لوگ دوسروں کو بھی پاک اور مصفےٰ سمجھتے ہیں۔ اور گندے دوسروں کو بھی گندہ سمجھتے ہیں۔ پس مسلمان پہلے اپنے دل کو صاف کریں۔ اور پاک کریں۔ پھر خدا کو حاصل کر سکیں گے۔ شکر سے نعمت بڑھتی اور ناقدری سے عذاب آتا ہے۔ تمہارے پاس اللہ تعالےٰ کی نعمت آئی ہے۔ اس کی قدر کرو اور ایمان اور اعمال صالحہ میں ترقی کرو۔ ورنہ ناقدری کی سزا کے مستوجب ہوگے۔ جب محمدی بے عمل کو نجات نہیں مل سکتی۔ تو احمدی بے عمل کو نجات کس طرح مل سکیگی۔ حضرت صاحب کو اللہ تعالیٰ نے یا شمس یا قمر الہام کیا ہے۔ اس کے معنے یعنی آنکھیں دیکھتی تو ہیں۔ مگر جب سورج کی روشنی کی امداد ساتھ ہو۔ مامور چونکہ خدا کا نظارہ کراتا ہے۔ اس لئے وہ سورج ہے۔ اور چاند سورج سے روشنی حاصل کرتا ہے اپنی ذات میں روشن نہیں اس لئے مامور چاند ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی روشنی سے روشن ہوتا ہے۔ مامور کا انکار دراصل خدا کا انکار ہوتا ہے جس نے مامور کو نہ مانا۔ اس نے نبی کریمؐ کو نہ مانا۔ اور جس نے نبی کریمؐ کو نہ مانا۔ اس نے خدا کو نہ مانا۔ اس لئے مامور نہ ماننے والا ضرور کافر ہوتا ہے۔ نبی کریمؐ تک کوئی نہیں پہونچ سکتا۔ جبتک مسیح موعودؑ کی متابعت نہ کرے۔ اور خدا تک کوئی نہیں پہنچ سکتا جبتک نبی کریمؐ کی اتباع نہ کرے۔ پس خدا کی متابعت نبی کریمؐ کی اطاعت میں ہے۔ اور نبی کریمؐ کی متابعت مسیح موعودؑ کی اطاعت میں۔ آمنت باللہ ـــ کتبہ ورسلہ۔

اس لئے فرمایا۔ کہ صاحب شریعت رسولوں پر بھی ایمان لاؤ۔ اور جو صاحب شریعت نہیں۔ ان پر بھی ایمان لاؤ۔ کیونکہ کتاب پر ایمان لانے سے کتاب لانے والے پر تو خود ایمان لانا پڑتا ہے۔ یہ ہی ایک سر ہے۔

بعد نماز مغرب حافظ روشن علی صاحب نے سورہ والعصر پر ایک تقریر کی۔ اور بتلایا۔ کہ کسطرح ہر آن میں انسان گھاٹے میں جا رہا ہے۔ اور اس سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے کیا تدابیر فرمائی ہیں۔ ایمان عمل صالح اور تواصو بالحق وتواصو بالصبر۔ یہ ایسے پہرہ دار ہیں۔ کہ جن کے ذریعہ تم زمانہ کے گھاٹے سے بچ سکتے ہو۔ مثلاً ایک بچہ جو ماں کے رحم میں ہے۔ وہاں اس کا کچھ ملک ہے کچھ کھانا پینا ہے کچھ آرام کی جگہ ہے۔ اگر وہ صحیح سالم پیدا ہو۔ اور دنیا کے منظر کو دیکھے۔ اور یہاں کی زمین آسمان اپنا ملک۔ کھانے پینے کی چیزیں۔ عیش و آرام پر نظر ڈالے۔ تو کیا وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ میں تو پچھلے زمانہ سے گھاٹے میں ہوں۔ ہرگز نہیں کیونکہ یہاں کے نظارہ وہاں سے عمدہ یہاں کا ملک وہاں سے فراخ۔ یہاں کے کھانے وہاں سے لذیذ اور بہت۔ اب وہ ایک وسیع ملک میں آگیا ہے۔ اسی طرح جب انسان تھوڑی چیز کھو کر اس سے کئی گنا زیادہ حاصل کرتا ہے تو وہ یہ نہیں کہتا۔ کہ میں خسارہ میں ہوں۔ پس اگر تم بھی دنیا کے رحم میں سے ان چاروں باتوں پر عمل کر کے صحیح و سالم نکل جاؤ۔ تو جس طرح بچہ رحم سے نکل کر ایک وسیع ملک میں چلا جاتا ہے۔ اسی طرح تم بھی ایسا وسیع ملک پاؤ گے۔ جو اس دنیا سے بہت زیادہ ہوگا۔ بلکہ وہ تو خالدین فیہا ابداً ہوگا۔ پھر کہا کہ عمل صالح بدوں ایمان کے درخت بے جڑھ ہوتا ہے۔

**۲۷ جنوری** صبح ۳ بجے جہلم سے پھر سوار ہو کر ۶ بجے منڈرا سٹیشن پر اترے۔ اور وہاں سے ٹانگہ پر ۹ بجے سوار ہو کر شام کو ۶ بجے چکوال پہنچے۔ رستہ میں چک نورنگ کے علاقہ دار بابو غلام حیدر احمدی اور سید رکن شاہ علاقہ دار چوہان احمدی اور سید الہ دتہ شاہ نمبردار چوہان لب سڑک موجود تھے۔ چا پیش کی۔ قریب نصف گھنٹہ وہاں ٹھہر کر چکوال پہنچے۔ ۲۸ تاریخ کو ماسٹر محمد یوسف صاحب کا لیکچر ۲ بجے شروع ہوا مگر ایک گھنٹہ لیکچر ہوا تھا۔ کہ بارش آگئی۔ اور کل پر ملتوی ہوا سکھوں نے بڑے شوق سے سنا لیکچر منڈی میں ہوا تھا۔ ۲۹ تاریخ کو صبح ۱۰ بجے ماسٹر صاحب نے ایک گھنٹہ پھر کچھ بیان کیا۔ اس کے بعد حافظ روشن علی صاحب ختم نبوت پر دو گھنٹہ تقریر فرماتے رہے۔ اس کے بعد ایک گھنٹہ شیخ غلام احمد صاحب نے وعظ کیا۔ اور قریباً ۵ منٹ صاحبزادہ صاحب نے گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا۔ اور ۶ بجے جلسہ برخاست ہوا۔ ۳ بجے ظہر و عصر کھانا کھا کر جمع کی۔ مولوی نعمان ملک صاحب نعیم لسے ڈھلی میں صاحبزادہ صاحب کے ملنے کو تشریف لائے

سو برس سے اوپر عمر بتلائی جاتی ہے۔ بہت ضعیف ہیں۔ بعد نماز ۳ بجے ٹانگوں پر سوار ہو کر شام کو ۶ میل پر چک نورنگ میں رونق افروز ہوئے اور صبح چک نورنگ سے گھوڑوں پر سوار ہو کر یہ خدا تعالیٰ کا رسالہ چوہان میں نازل ہوا۔ یہاں شیعہ لوگوں نے ایک مولوی مباحثہ کے لئے بلایا ہوا تھا۔ ۲۹ تاریخ شام کو صاحبزادہ صاحب نے احمدی احباب کو بعد مغرب وعظ فرمایا۔ اور عشاء کے بعد حافظ صاحب نے عورتوں میں وعظ کیا۔

۳۰ جنوری ۱۹۱۴ء ۱۱ بجے صاحبزادہ صاحب کی سواری چوہان میں پہنچی۔ جمعہ مسجد میں پڑھا۔ اور مختصر سا خطبہ صاحبزادہ صاحب نے پڑھا بعد نماز جمعہ ایک بجے سے ۳ بجے تک صاحبزادہ صاحب نے عام تقریر فرمائی جس میں تقریباً پانچسو مرد اور دو سو عورتیں تھیں۔ عورتوں کے لئے الگ انتظام تھا۔ ۲½ گھنٹے کے قریب یہ تقریر جاری رہی۔ اور حاضرین پر اس کا بہت اثر تھا۔ صاحبزادہ صاحب نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود کے دعوے کو کھلے لفظوں میں براہین و دلائل کے ساتھ پیش کیا۔ عصر کے بعد ایک مولوی فضل احمد علاقہ گجرات سے آئے ہوئے تھے۔ ان سے مباحثہ تھا۔ حافظ روشن علی صاحب نے اس پر سوال کیا۔ کہ حیات مسیح کے آپکے پاس کیا دلائل ہیں۔ اس کا جواب وہ نہ دیسکا۔ اور تھوڑی سی رد و کد کے بعد عربی میں مباحثہ قرار پایا۔ حافظ صاحب نے عربی میں اپنا سوال پیش کیا۔ مولوی نے اس کے جواب میں اوٹ پٹانگ ہانک دیا۔ اور پھر جواب ملنے پر دم بخود رہ گیا۔ ادہر لوگوں نے کہا۔ کہ ایسی زبان میں گفتگو ہو۔ کہ ہم بھی سمجھ سکیں۔ پھر تحریری مباحثہ قرار پایا۔ اور طرفین میں تبادلہ تحریرات ہوتا رہا۔ جس میں اس کے لغو اعتراضات (جن کا اصل بحث سے کچھ تعلق نہ تھا) کے جواب کے علاوہ گیارہ دلیلیں وفات مسیح کی بھی پیش کی گئیں۔ آخر مولوی ایک آیت کی ترکیب نحوی پر اڑا جس کے جواب میں اسے کہا گیا۔ کہ ہم ترکیب لکھوائے دیتے ہیں۔ آپ بھی ایک آیت کی ترکیب کر دیں۔ اور یہ دونوں ترکیبیں کسی نحوی منصف کے پاس بھیجی جائیں۔ اس وقت رات کے بارہ بج چکے تھے۔ مولوی موقعہ پاکر کمرہ میں چلا گیا۔ اور پھر برآمد نہ ہوا۔ اور یوں خدا کے فضل سے احمدیوں نے فتح پائی۔ افسوس کہ مولوی نے اتنا وقت ضائع کیا کیونکہ اس کا مقصد طلب حق نہ تھا۔ اسی طرح چکوال میں حکیم الدین بھینی والے نے مباحثہ چاہا۔ جس کے جواب میں لسے مولوی نور محمد ساکن چکوال اور چوہدری غلام حیدر علاقہ دار چک نورنگ صاحب نے کہا۔ کہ یا تو بھینی میں چل کر مباحثہ کر لو۔ یا چوہان میں۔ جہاں حفظ امن ہمارے ذمے ہے اور یہاں تم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت لاؤ۔ لیکن وہ اپنی حیثیت خوب سمجھتا تھا۔ خاموش رہ گیا۔ بہرحال ۳۱ جنوری کو ۱۲ بجے چوہان سے روانہ ہوئے۔ رات کے ۸ بجے گوجرخان کے سٹیشن پر پہنچے۔ چوہان کے سارے رستے میں بارش ہوتی آئی۔ اور شیخ غلام احمد صاحب کو گھوڑے

پرسے گر پڑنے کی وجہ سے کچھ چوٹ بھی آئی۔ مگر خیریت گذری۔ ۱۲ بجے رات کے قریب جہلم پہنچے۔ اور صبح یکم فروری جوبلی گھاٹ پر حافظ روشن علی صاحب کا لیکچر ختم نبوت پر ہوا۔ بعدہٗ صاحبزادہ صاحب نے مسیح موعود پر تقریر کی۔ ثناء اللہ امرتسری کو لوگوں نے بلوا رکھا تھا اور کچھ آدمی لوگوں کو لیکچر گاہ میں آنے سے روکنے پر بھی مقرر تھے۔ مگر پھر بھی ہجوم کا یہ عالم تھا۔ کہ تمام جلسہ گاہ پُر تھا۔ اور لوگ دیوار کے باہر بھی کھڑے تھے۔ ۴½ بجے کے قریب وہاں سے میاں حضرت صاحبزادہ صاحب گوجرانوالہ روانہ ہوئے۔ اور حافظ روشن علی صاحب مصلحتاً ایک دن وہاں ٹھہر گئے۔ اور ماسٹر محمد یوسف کا لیکچر ۹ بجے تھا۔ اس لیکچر کی مخالفت میں بعض آدمیوں نے زور لگایا۔ مگر ان کی پیش نہ گئی اور لیکچر اپنے وقت پر بڑے اطمینان سے سنا گیا۔ ماسٹر صاحب نے کہا۔ کہ بابا نانک کے متعلق تین قسم کے خیالات ہیں۔ ایک یہ کہ وہ مسلمان تھے۔ دوم یہ کہ وہ ہندو تھے۔ سوم یہ کہ وہ نہ ہندو تھے نہ مسلمان۔ پھر گرنتھ و جنم ساکھی کے حوالے پیش کئے۔ اور اس بات کا فیصلہ حاضرین پر چھوڑا۔ کہ آیا ان کے عقائد ہندوؤں سے ملتے ہیں یا مسلمانوں سے مطابقت رکھتے ہیں۔ اور علیحدہ مذہب کے لئے تو شریعت کی ضرورت ہے۔ سو اگر کوئی ایسا دستور العمل سکھوں کے پاس موجود ہے۔ تو پیش کریں۔ لیکچر کے بعد بعض سردار سکھ ماسٹر صاحب سے ملے۔ اور انہوں نے لیکچر پر پسندیدگی کا اظہار کیا۔ اور قرآن شریف پڑھنے کی التجا کی۔ جس کا انتظام کر دیا گیا۔ جہلم میں دور دور سے لوگ آ گئے تھے۔ چنانچہ مولوی امام الدین صاحب گولیکی سے وہاں پہنچے تھے۔ جنہوں نے صاحبزادہ صاحب کو گولیکی چلنے کے لئے عرض کیا۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت پہلے حاصل کرنی ضروری تھی۔ اس لئے ان کی درخواست قبول نہ ہو سکی۔ لائل پور سے منشی نور الدین اور انکے چند احباب اور وزیر آباد۔ کھاریاں وغیرہ سے بھی لوگ جمع تھے۔ کل ایکسو سے زیادہ آدمی بیرونجات کے احمدی موجود تھے۔ خیر گوجرانوالہ شام کو پہنچے۔ اور وہاں شام کے بعد آپ (صاحبزادہ صاحب) کی تقریر ہوئی۔ اور صبح ۸ بجے ریل پر سوار ہو کر لاہور پہنچے۔ اور لاہور سے ظہر کو سوار ہو کر شام بٹالہ اور عشاء قادیان میں۔ اسطرح پر یہ کامیاب سفر ختم ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک +

آخر میں اگر جماعت چکوال اور بابو غلام حیدر خان رئیس چک نورنگ اور سید نادر علی شاہ صاحب رئیس چوہان اور مستری الہ دین صاحب ساکن جہلم کی مہمان نوازی اور حسن انتظام کا شکریہ ادا نہ کروں۔ تو کفران نعمت ہوگا۔ انکی اس مہمان نوازی سے انکا دلی جوش ٹپک رہا تھا۔ جو ان لوگوں کو حضرت صاحبزادہ صاحب کی تشریف آوری کی وجہ سے محبت قلبی دلا رہی تھی۔ میں ان سب لوگوں کا تمام احباب ہمراہیان اور صاحبزادہ صاحب کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں میں بیش از بیش محبت سلسلہ حقہ کی ڈالے۔ اور سعادت دارین نصیب فرمائے +

اس موقعہ پر میں یہ بھی عرض کروں گا۔ کہ سید غلام شاہ صاحب رئیس چوہان جو حضرت سید نادر علی شاہ صاحب کے بڑے داماد ہیں انہوں نے بتلایا۔ کہ میں نے آج سے چار پانچ مہینے پہلے ایک خواب دیکھا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میرے بڑے گھوڑے پر سوار ہوئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اس موقع پر صاحبزادہ صاحب کو اس پر سوار کرا کر اپنے خواب کو پورا کیا۔ اس نوجوان اور اس کے چھوٹے بھائی دکن شاہ علاقہ دار اور سید الہ دتہ شاہ نمبردار چوہان کے دلوں میں جو جوش اور محبت میں نے دیکھا۔ وہ قابل تعریف ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت عطا فرماوے +

والسلام + خاکسار فضل الرحمٰن

## کلماتِ طیّبات

**۳۱ جنوری**۔ والسماء بنینٰھا بأید پر رات کے غور سے مجھ کو اللہ تعالیٰ نے یوں سمجھایا۔ کہ جہاں پر بنینا میں نا آیا۔ وہاں پر مخلوق بھی شامل ہے +

مگر آدم کے واقعہ میں اور بھی مشکل ہو گی۔ کہ وہاں پر فرمایا کہ ہم نے حضرت آدم کو دونوں ہاتھوں سے بنایا (لما خلقت بیدی) بعض لوگوں نے دونوں ہاتھوں کو دائیں طرف بتایا ہے۔ اور اس پر بہت بہت بحثیں ہوئی ہیں۔

خدا نے مجھ کو کسطرح سمجھایا ہے۔ دیکھو بہت سے لوگوں نے اللہ کو دیکھا ہوگا۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوگا۔ پھر انکی شکلیں بھی مختلف ہونگی۔ جس سے ظاہر ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے کسی امر غیب کے تجلی ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنی بات کسی کو سمجھانا چاہتا ہے۔ ایک میرے استاد تھے۔ انہوں نے خواب میں ایک عورت دیکھی۔ جو بہت بدصورت اور گھناؤنی شکل کی ہے۔ انکو یقین ہوا۔ کہ یہ خدا تعالیٰ ہے متعجب ہو کر پوچھا۔ کہ حضور کی ایسی شکل۔ فرمایا۔ کہ میرے نام کے تجلی اس شہر میں اس قسم کے ہیں جیسے اس عورت کی شکل گھناؤنی ہے میرا خالص نام اس شہر میں اس طرح سے یاد کیا جاتا ہے۔ غرض جو کچھ نظر آتا ہے۔ وہ امر غیب کی ایک تجلی ہوتی ہے +

ایکجگہ حدیث میں آتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کو نہایت اچھی صورت میں دیکھا۔ سو خدا کی شکل نہیں ہوتی ہیں۔ بلکہ اس کے کسی اسم یا امر غیب کے تجلی ہوتے ہیں۔ اور جب وہ کسی معنی کو سمجھنا چاہتا ہے تو اسے متمثل کر کے دکھاتا ہے +

بعض بزرگوں نے ہزار ہزار ہاتھ دیکھے۔ تو لوگوں نے اس کلام رکھ دیا۔ یہاں پر ایک مشکل اور ہے۔ وہ وحدت وجود کا مسئلہ ہے۔ میرے خیال میں کسی کو کسی شکل میں باری تعالےٰ نظر آگیا ہو۔ تو کہدیا۔ کہ سوہنا آدمی بن آیا +

**مسئلہ الہٰی**:۔ اس کی میں ایک مثال بیان کرتا ہوں۔ اللہ کا کلام جو ہے۔ وہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ اس لئے اسکو کلام الہٰی کہتے ہیں۔ مگر قرآن شریف تو مختلف سائز۔ کاغذ اور رنگ کے ہوتے ہیں۔ پس جو مقروّ یا متلو ہے۔ وہ تو قرآن ہے باقی اس کے تجلی ہے +

اسی طرح فرشتوں کا بھی نزول ہوتا ہے۔ وہ جو فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ وہ ان کی تجلی ہوتی ہے +

**۲ فروری**۔ فذکر فما انت بنعمت ربک بکاھن ولا مجنون ط +

میری بڑی خواہش ہے۔ کہ میں درس کا یہ دور ختم کر لوں۔ اور بڑی خواہش ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے ترجمہ انگریزی جو کیا ہے۔ اس کے نوٹ سن لوں۔ کچھ سن بھی چکا ہوں۔ مگر میری صحا طاقت کم ہوتی جاتی ہے۔ کہاں میں تم کو مسجد جا کر پھر مدرسہ میں جا کر قرآن سناتا تھا۔ پھر میں اٹھ کر سناتا تھا۔ مگر اب یہ بھی طاقت نہیں رہی اب بیٹھنے پر مجبور ہوں +

یہ میری خواہش کیوں ہے۔ اس لئے کہ میں کاہن اور مجنون نہیں ہوں۔ اسقدر شاعر دنیا میں گذرے ہیں۔ جن میں بادشاہ بھی تھے جیسے ظفر۔ ان کا نام تک باقی نہیں رہا۔ مگر میرا نام انشاء اللہ ان شاعروں کی طرح دنیا سے گم نہ ہوگا +

ام خلقوا من غیر شئی۔ جسطرح تیرے مولیٰ کا نام اٹل ہے۔ اسی طرح تیرا نام بھی اٹل ہو جائیگا۔ کیونکہ زمین و آسمان کے پیدا کرنے والا کوئی اور نہیں ہے +

جب میں مروں گا۔ (اللہ تعالیٰ دیر تک آپکا سایہ ہمارے سروں پر رکھے اور ہم آپکے فیض سے مستفیض ہوتے رہیں) تو میری اولاد کے لئے چندہ نہ کرنا۔ انہیں زکواۃ و خیرات کا مال نہ دینا۔ اس خیال سے کہ یتیم ہیں۔ جسطرح مجھ کو خدا نے دیا ہے۔ ان کو بھی خدا دیتا رہیگا +

یہ یاد رکھو۔ کہ میری اولاد کے لئے ذکواۃ۔ صدقہ۔ خیرات یتامیٰ و مساکین کے فنڈ سے روپیہ نہ دینا۔ اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی سامان پیدا کریگا +

تم میں سے بہت ہونگے۔ انکو میری تعلیم پہنچا دو۔ مولوی عبد الکریم صاحب کے واسطے چندہ ہوئے تھے۔ میں بھی ڈر گیا +

جو کوئی میری سوانح لکھتا ہے۔ وہ اس میں یہ وصیت لکھ دے۔ اگر برعکس کریں۔ تو روکدیں۔ میرے پاس روپیہ نہیں ہے میرے ذمہ جسقدر قرض تھا۔ وہ دیدیئے گئے ہیں۔ اور جو کچھ ہیں۔ وہ کل انشاء اللہ

دیدیئے جاویں گے۔ میرا باپ بھی قرضہ نہیں لیتا تھا۔ میں بھی قرضہ نہیں لیتا۔ یعنی میں کسی کا مقروض نہیں رہا۔ میری اولاد سے کوئی تقاضا نہ کرے +

۲۴ ر **فروری** ۔ والنجم اذا ھوٰی لا ماضلّ صاحبکم وماغوٰی ج وما ینطق عن الھوٰی ط

ایک تم کو نہایت اوپری بات سناتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ اس سورۃ کا ابتداء بلکہ دور تک خود اللہ تعالےٰ نے مجھ کو پڑھایا ہے تم کو اس کے متعلق جو کہوں ضرور قدر کرنی چاہیئے +

حضرت مسیح موعودؑ نے مجھ کو ایک قاعدہ بتلایا تھا۔ اُس قاعدہ کے مطابق میں نے اس سورۃ کو بھی حل کیا ہے +

مسافر۔ انجنیر۔ نہریں بنانے والے لوگ اس قطب کے ذریعہ سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جہاز بھی اسی کی رہنمائی سے چلتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ تم نے اس مادی ستارے سے اسقدر فائدہ اٹھایا۔ ہم نے ایک روحانی ستارہ بھی بنایا ہے۔ اس سے کیوں فائدہ نہیں اٹھاتے۔ ہدایت کرنے والے کیلئے یہ تین باتیں ضروری قرار دیں جاہل نہ ہو۔ اجنبی نہ ہو۔ علم کے موافق عمل کرے۔ صحیح علم کے خلاف عمل نہ کرتا ہو۔ سو الحمد للہ نبی کریمؐ ایسے ہی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ماضلّ ۔ (جاہل نہیں) صاحبکم (تمہارا ساتھی ہے۔ جس کے کیرکٹر سے تم خوب واقف ہو) وماغوٰی ۔ (علم کے خلاف عمل نہیں ہے) +

یہ ایک اور ثبوت فرمایا۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا استاد بہت طاقت والا ہے +

(فاستوٰی) پس یہ شاگرد بھی اس پایہ کا نکلا۔ اگر طاقت ہے تو مقابلہ کر کے دیکھو +

(دنا فتدلّٰی) ۔ رسول کریمؐ کے علم کا نتیجہ یہ نہیں۔ کہ وہ اللہ کی طرف متوجہ ہوا۔ اللہ بھی اس کی طرف متوجہ ہوا۔ اللہ نبی کریمؐ کی طرف ہے اور اللہ کی طرف نبی کریمؐ ہیں۔ گویا وہ دونوں نہایت قرب میں ہونگے۔ اور ان دونوں کی کمان ایک کمان ہے۔ جو نبی کریمؐ کا دشمن ہے اور جو نبی کریمؐ کا دوست ہے وہ خدا کا دوست +

اسواسطے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ایک جگہ فرمایا۔ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ جو کوئی اللہ سے محبت کرے۔ وہ میری پیروی کرے +

فاوحٰی الیٰ عبدہ ما اوحٰی ۔ نبی کریمؐ کے تعلق کا یہ نتیجہ ہو۔ کہ اللہ نے قرآن شریف جیسی وحی آپ پر اتاری +

سدرۃ المنتہیٰ۔ اہم فیصلہ بیری کے نیچے عرب لوگ کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ تم جو بیری کے نیچے فیصلہ کیا کرتے ہو۔ ہم نے بھی محمد رسول اللہ کے ساتھ ایک بیری کے نیچے فیصلہ کیا ہے

جو بڑا اعلیٰ اور ارفع ہے +

ماجنۃ الماوٰی ۔ پھر زبانی دعویٰ نہیں ہے۔ عمل کر کے دیکھ لو۔ کہ اس کو جنت اسی دنیا میں مل جاتی ہے +

ماطغیٰ ۔ لائق شاگرد کا یہی کام ہے۔ کہ جو کچھ استاد بتلائے اس سے کوئی کجی نہ کرے۔ اور نہ بڑھے۔ (یعنی نہ تو استاد کے ارشاد کو سمجھنے میں کجی کی ہے۔ اور نہ استاد کے ارشاد سے آگے بڑھے ہے +

---

# دعوت الی الخیر

احمدی اللہ پر ایمان لانے والو۔ اٹھو! کہ یہ وقت تمہارے بیٹھنے کا نہیں۔ بڑھو! کہ یہ موقعہ تمہارے پیچھے ہٹنے کا نہیں۔ کام کرو! کہ نکما رہنا مومن کی شان سے بعید ہے۔ اپنا مال اپنا وقت اپنی قوت غرض جو کچھ بھی تمہارے پاس ہے۔ سوچو تو وہ دراصل تمہارا نہیں۔ بلکہ اس ذات بابرکات کا ہے۔ جو رب کائنات ہے جو مالک موجودات ہے۔ پس تم کیوں نہ اس کے عطیات کو اسی کی راہ میں خرچ کرو +

یہ یقین رکھو۔ کہ خرچ کرنے سے تم کسی گھاٹے میں نہیں پڑو گے۔ بلکہ بڑھو گے۔ اور بجائے پستی میں گرنے کے درجات کی بلند گھاٹیوں پر چڑھو گے۔ ہمت کرو۔ اور اپنے مالوں کا ایک حصہ اپنے مولا کریم کے دین کی نصرت کے لئے الگ کر دو۔ من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا فیضعفہ لہ و لہ اجر کریم کوئی ہے جو اللہ کے لئے اپنے مال کا بہترین حصہ الگ کرے۔ اور وہ اسے بڑھا بڑھا کر دے۔ اور اس کے علاوہ بہت اچھا بدلہ بھی پائے میں دیکھتا ہوں۔ کہ بعض لوگ دولت کمانے کے ذرائع پر سوچتے سوچتے رات کو دن کر دیتے ہیں۔ وہ کیوں نہیں اس نسخہ پر عمل کرتے جو ایک ایسے حکیم کا مجوزہ ہے۔ جو فوق کل ذی علم علیم ہے۔ نادان دنیادار یہ سمجھ کر کہ سود سے مال بڑھتا ہے۔ بنکوں میں روپیہ جمع کراتا ہے۔ تاکہ وہاں حفاظت بھی رہ سکے۔ مگر کچھ دن کے بعد سنتا ہے۔ کہ بنک کا دیوالہ نکل گیا۔ سر پیٹ کر رہ جاتا ہے۔ کاش وہ اس الٰہی بنک میں اپنا روپیہ جمع کراتے۔ جہاں دگنا چوگنا کر کے دینے کا وعدہ ہے اور وعدہ بھی اس کا جو اصدق الصادقین ہے ومن اصدق من اللہ قیلاً۔ پھر اس وعدہ کا ایفا بھی اُدھار نہیں۔ بلکہ دم نقد۔ اسی دنیا میں کیا آپ کسی ایسے شخص کا حوالہ دے سکتے ہیں۔ جس نے نیک نیتی کے ساتھ اللہ کے دین کی دعوت میں اپنا مال خرچ کیا ہو۔ اور پھر وہ صرف اس وجہ سے مفلس و قلاش رہ گیا ہو۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ بخلاف اس کے ہزاروں نظیریں ایسی موجود ہیں۔ کہ پاس کچھ موجود نہ تھا۔ یا تھا۔ تو بہت کم۔ مگر جب اپنے آپکو خدا کی راہ میں وقف کیا۔ تو مال و دولت کے ڈھیر اس کے سامنے لگ گئے اور ذکر خیر آخرین میں ہونے لگا۔ اور ہوتا جائیگا۔ پس میرے دوستو! تم کیا سوچ رہے ہو۔ کیوں نہیں اُٹھ کر اسی نصرت الٰہی کا استقبال کرتے جو تمہاری طرف بڑھی چلی آتی ہے۔ اگر تم نے دعوت الی الخیر کے لئے کچھ نہ کیا۔ تو اس دنیا میں کچھ بھی نہ کیا۔ یہ اس لئے کہ دنیا کے لئے تو ایک غیر مسلم بھی بہت جد و جہد کرتا ہے۔ پس مابہ الامتیاز ہے تو یہی۔ کہ مسلم دین پر اپنی تمام طاقتیں لگا دیتا ہے۔ اور غیر مسلم دنیا پر۔ دونو اپنی اپنی محنتوں کا اجر پاتے ہیں۔ ہاں مسلم کا اجر غیر ممنون ہے۔ اور غیر مسلم کا صرف اس دنیا تک۔ آپ نے تو ایک نبی کے دست حق پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے اس لئے آپ سے بڑی بڑی امیدیں ہیں دیکھئے آپ ہی میں سے وہ سعید و رشید ہیں۔ جو داعی الی الخیر کو لبیک کر رہے ہیں کچھ نام تو پچھلے ہفتہ دیئے تھے۔ باقی یہ ہیں +

شیخ مشتاق حسین صاحب پشاور ... ۴ آنہ ۲۸ روپیہ اسکی تفصیل کا کاغذ پس و پیش ہو گیا۔ مکرر بھجوا دیں ...........

شیخ عبد الکریم صاحب ایجنٹ چرخیاں ...... ۵ روپیہ

ڈاکٹر محمد دین صاحب اسسٹنٹ سرجن لنڈی کوتل ...... ۲ روپیہ

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ...... ۲ ״

میاں چراغدین صاحب لاہور ...... ۸ (باقی ۱۲ روپیہ عنقریب بھیجیں گے)

میاں بدر بخش صاحب ...... ۵ آنہ

میاں احمد صاحب سوداگر جہلم ...... ۳ روپیہ

غلام حیدر صاحب کلرک گوجرانوالہ ...... ۱ ״

محمد اسمٰعیل صاحب لاہور ...... ۸ آنہ

محمد عثمان صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین لاہور ...... ۵ روپیہ

محمد صدیق صاحب طالبعلم میڈیکل سکول لاہور ...... ۲ ״

میاں محمد صاحب لاہور ...... ۱ ״

چوہدری حاکم علی صاحب چک پنیار ...... ۱۵ ״

مرزا برکت علی صاحب لاہور ...... ۱ ״

منشی غلام نبی صاحب مدرس لمبور یڑوال ...... ۴ ... ۱ ״

ڈاکٹر غلام غوث صاحب ڈرینری انسپکٹر کانپور ...... ۵ ״

منشی سراج الدین صاحب اسٹیشن ماسٹر پول ...... ۵ ״

---

میزان کل ...... ۵ ... ۸۵ روپے

اور میزان سابقہ ۶ - ۱۲ - ۱۲۶ ملا کر ۶ - ۱ - ۲۱۲ روپے کل ہو گئے۔ فالحمد للہ رب العالمین۔ باقی آٹا فنڈ کے متعلق بھی احباب کی کوشش درکار ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک جگہ یہ مفید کام جاری کیا جائے۔ جو بظاہر بہت معمولی معلوم ہوتا ہے۔ مگر اپنے نتیجہ کے لحاظ سے بڑا اہم ہے۔ وفقکم اللہ و ایانا

# خطبۂ جمعہ!

"جو حضرت صاحبزادہ صاحب نے مورخہ ۴ فروری ۱۹۲۱ء کو دیا"

آپ نے سورۃ بقرہ رکوع اول کی آخری دو آیتیں پڑھ کر فرمایا۔ دنیا میں دو ہی قسم کے آدمی ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ لوگ ہیں۔ کہ وہ کسی چیز کا انکار کریں۔ تو اپنی کم علمی کیوجہ سے کرتے ہیں۔ اور جب ان کو کوئی خوبی کوئی نیکی اچھی طرح سے سمجھا دی جاوے۔ تو وہ مان لیتے ہیں۔

دوسرا گروہ وہ لوگ ہیں۔ جو کہ کسی بات کا انکار اپنی کم علمی کے سبب سے نہیں کرتے۔ بلکہ وہ ایک بغض اور ضد تعصب اور ہٹ دھرمی کے سبب سے انکار کرتے ہیں۔

جو لوگ کہ کم علمی کیوجہ سے انکار کرتے ہیں۔ ان کو سمجھانا بالکل آسان ہوتا ہے۔ اور وہ ہدایت کے قریب ہوتے ہیں۔ اور ان کیلئے ہدایت پا جانا بالکل آسان ہوتا ہے۔

اور دوسرا فریق جو تعصب اور ہٹ دھرمی کیوجہ سے انکار کرتے ہیں۔ انکے لئے سمجھانا کبھی بابرکت نہیں ہو سکتا۔ اور وہ ہدایت نہیں پا سکتے۔

ہر ایک نبی کے وقت میں ایسے گروہ پیدا ہوتے رہے ہیں۔ ایسے لوگ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں۔ اور دوسروں کے لئے بھی گمراہی کا موجب بنتے ہیں۔

حضرت آدم (علیہ الصلوۃ والسلام) کے زمانہ سے یہ بات شروع ہے۔ آدم کا اور ابلیس کا مقابلہ ہوا۔ ابلیس نے کہا۔ انا خیر منہ میں آدم سے بہتر اور اس سے اعلیٰ ہوں۔ اور میرا درجہ اس سے بلند ہے۔ پھر اس کو خدا کی عظمت و جبروت سے ڈرایا گیا۔ مگر اس نے قبول نہ کیا۔ اور انکار ہی کرتا رہا۔ آدم بھی اکیلا تھا۔ اور اس کا ابلیس بھی اکیلا ہی تھا۔

پھر آدم (علیہ السلام) کے قائم مقام بھی بڑھے۔ اور اس کی اولاد نے ترقی کی۔ تو ادھر ابلیس کے بھی قائمقاموں نے ترقی کی اور وہ بڑھتے گئے۔ پھر جتنا جتنا زمانہ بڑھتا گیا۔ اتنے ہی یہ دونوں قومیں بڑھیں۔ موسےٰ علیہ السلام کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا اور حضرت عیسےٰ کے ساتھ بھی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں بھی ایک ایسی جماعت پیدا ہو گئی تھی جنہوں نے اس وجہ سے نافرمانی کی۔ کہ ان میں سے ایک آدمی نکل کر ان کو سمجھانے کیلئے کھڑا ہو گیا ہے اور وہ نبی بن گیا ہے ہمارے زمانے میں بھی ایک جماعت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کیا۔ اور انہوں نے انکار اس وجہ سے نہیں کیا۔ کہ ان کو سمجھ نہیں تھی۔ بلکہ اس وجہ سے انکار کر دیا۔ کہ ان کے دل میں ایک تعصب اور ہٹ دھرمی تھی۔

جب کسوف و خسوف ماہ رمضان میں ہوئے۔ تو ایک مولوی جو اس وقت مسجد میں ٹہل رہا تھا۔ بار بار کہتا جا رہا تھا۔ "ہن لوگ گمراہ ہون گے۔ ہن لوگ گمراہ ہون گے"۔ یعنی اب لوگ گمراہ ہو جائیں گے۔ کیونکہ حدیثوں میں یہ مہدی کا نشان لکھا ہے۔ کہ اس کے زمانہ میں کسوف و خسوف دونوں ماہ رمضان میں اکٹھے ہونگے۔ اور اب وہ بات تو سچی ہو گئی۔ اور ایک شخص ایسا بھی موجود ہے۔ جس کا یہ دعویٰ ہے کہ میں مسیح موعود و مہدی معہود ہوں۔ اور اس نے اپنی صداقت کا نشان یہ بھی بتلایا ہوا ہے۔ تو اب لوگ اس کو مان لیں گے۔

اب اس کے ضد اور تعصب کو دیکھو۔ کہ وہ کہتا ہے۔ کہ لوگ جو مان لیں گے۔ وہ گمراہ ہو جائیں گے۔ وہ سمجھا ہوا تو تھا۔ مگر ایک بغض جو اس کے دل میں تھا۔ اس کی وجہ سے اس نے اس ہدایت کا نام بھی گمراہی رکھا۔

ایک اور مولوی جس سے احمدیوں کا مباحثہ ہوا۔ وہ بہت ہی خلاف باتیں لوگوں کو بتلا رہا تھا۔ اسے ایک دوسرے آدمی نے اسی کی زبان میں سمجھانا چاہا۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ ہم اگر لوگوں کو تمہاری مخالفت کیوجہ سے ایک کی بجائے دو خدا منوانا چاہیں تو یہ ماننے کو تیار ہیں ایسے لوگوں کا کام صرف مقابلہ و مجادلہ ہی ہوا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ دو گروہ ہوں ہیں۔ ایسے لوگ جو کہ کسی بے علمی کیوجہ سے انکار کرتے ہیں اور جب علم ہو گیا تو مان لیتے ہیں ایسے لوگ کامیاب ہونگے۔ اور جو لوگ کہ ضد اور تعصب اور ہٹ دھرمی کو کام میں لاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو تیرا ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر ہے۔ ایسے لوگ ہدایت نہیں پا سکتے۔

خدا تعالیٰ بڑا غیور ہے۔ بہت سے انسان باغیرت ہوتے ہیں انسان کی فطرت میں غیرت کے سمجھانے کیلئے یہ رکھا ہے کہ انسان جب کسی کے ساتھ کوئی احسان کرے یا کسی پر خوش ہو کر اس کو انعام دے۔ اور آگے اس کی بیقدری ہو۔ تو اس سے انعام لے لیتا ہے اور پھر اس کو انعام نہیں دیتا۔ اسیطرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید تم اگر میری نعمتوں کی قدر کرو گے تو میں تمہیں انعام زیادہ کروں گا۔ یہاں تاکید فرمائی ہے کہ میں ضرور تمہاری نعمتوں کو زیادہ کروں گا۔ یہ فطرت انسانیہ سمجھائی ہے۔ ہر ایک انسان اپنے نفس میں سمجھ سکتا ہے۔ کہ اگر وہ کسی پر انعام کرے۔ اور وہ آگے سے انعام کی بے قدری کرے تو پھر انسان اس پر کبھی انعام نہ کریگا۔ اور اسے کچھ نہ دیگا۔ اگر انسان کسی کو کپڑا دے اور وہ وہیں اس کے سامنے اسے چیر پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دے یا کھانے کی چیز دے اور وہ کتے کے آگے پھینک دے یا دودھ دیا اور اس نے پھینک دیا۔ اور انعام کی بیقدری کی۔ تو پھر اسے انعام دینے کو جی نہیں چاہتا۔ اور انسان پھر دوبارہ اس پر انعام نہیں کریگا۔

انسان تو اگر انسان کی بیقدری ہوتے دیکھے تو جس پر انعام کرے اس سے سب انعام چھین لیتا ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے انعاموں کی ناقدری کرے تو اللہ تعالیٰ جو کہ رب العالمین ہے ہمارے تو حوصلے پست ہوتے ہیں اس لئے سب انعام ان سے چھین لیتے ہیں اللہ تعالیٰ جس نعمت کی ناقدری دیکھے۔ وہی اس سے چھینتا ہے۔ اور صرف اس کی سزا دیتا ہے جس کا خلاف ہو۔

انعامات دو قسم کے ہوتے ہیں جسمانی اور روحانی جسمانی انعامات میں سے آنکھ کو لے لو۔ جو شخص کہ آنکھ سے کام نہ لے۔ اور اسے استعمال میں نہ لائے تو آنکھ ناکارہ ہو جاتی ہے اور تباہ ہو جاتی ہے پھر وہ کبھی کام نہیں دیتی بعض ہندو لوگ ہاتھوں کو سکھا دیتے ان سے کام نہیں لیتے اور انکو یونہی کھڑا رکھتے ہیں تو وہ ہاتھ سوکھ کر نکمے ہو جاتے ہیں۔ غرض انسان جس عضو سے کام لیوے۔ وہ ترقی کرتا ہے اور جسے بیکار چھوڑ دے۔ وہ نکما ہو جاتا ہے جسطرح انسان کے ظاہری اعضاء کیساتھ معاملہ ہے ایسے ہی روحانی اعضاء کا معاملہ ہے۔ ہر ایک عضو کے دو کام ہوتے ہیں روحانی اور جسمانی۔ اگر کوئی آدمی عقل سے کام نہ لے تو اسکی عقل ماری جاتی ہے۔ اور جو حافظہ سے کام نہ لے اسکا حافظہ نکما ہو جاتا ہے ایسے ہی جو شخص دانائی سے کام نہ لے تو اس کا بھی یہی حال ہو گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص قرآن کریم کو نہ پڑھے۔ اور اگر وہ قرآن کریم کی ایک آیت کو بھی غور سے نہ دیکھے۔ اور اسے سمجھنے کی کوشش نہ کرے تو وہ روحانی معاملات کے سمجھنے سے قاصر رہتا ہے۔ ایسے لوگ جو قرآن کریم کے سمجھنے میں اپنے افکار سے کام نہ لیں اور اسکو سمجھنے کی کوشش نہ کریں۔ تو ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر ہو جاتی ہے اور وہ کچھ سمجھ نہیں سکتے۔ اور جسطرح ظاہری اعضاء کو کام میں نہ لایا جائے تو وہ بیکار ہو جاتے ہیں۔ ایسے ہی انکی دل کی آنکھوں پر پردے پڑ جاتے ہیں اور انکے دل کی بینائی ماری جاتی ہے اور بالکل ضائع ہو جاتی ہے۔ اور انکے کانوں میں بوجھ پڑ جاتے ہیں۔ وہ کچھ نہیں سن سکتے۔ اور انکو سزا دیجاتی ہے۔ اور انہیں سخت عذاب ہو گا اور جو ایمان لے آتا ہے اور ماننے اور ہدایت کو قبول کرنے کیلئے تیار رہتا ہے اُسے تو اور زیادہ انعام ملتے ہیں۔ اور وہ کامیاب و مظفر و منصور ہوتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری کرتا ہے اور وہ کفر کرتا ہے تو اس سے وہ نعمتیں چھین لی جاتی ہیں اور اسے عذاب ملتا ہے۔ ایسے منکر جو بغض سے کام نہ لیں انکے لئے تو ہدایت کے رستے کھلے ہوتے ہیں۔ یہ تو منکرین قرآن کے لئے ہے۔ جو شخص کہ قرآن کریم کی ایک آیت کا بھی انکار کرتا ہے۔ تو جسطرح اگر کوئی ایک عضو کو کام میں نہ لائے تو ناکارہ ہو جاتا ہے ایسے ہی وہ ایک آیت کا انکار کرنیوالا بھی۔ تمہیں چاہیئے کہ اس کی قدر کرو۔ قرآن کریم کو پڑھو۔ اور اس پر غور و فکر کرو۔ اگر کوئی ایک آیت کا بھی انکار کرتا ہے تو اس کے دل کی بینائی ماری جاتی ہے۔ مومن کو ہر وقت ہوشیار رہنا چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ انکار دور ہو اور کام لینا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ کہیں ناکارہ ہو جاویں۔

"اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرما دے"

# حضرت خلیفۃ المسیح اچھے ہیں!

## تمام جماعت احمدیہ کو اطلاع

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ تمام جماعت احمدیہ کو اطلاع دیدی جائے۔ مَیں اچھا ہوں میری بیماری کچھ ایسی نہیں۔ کہ لوگ یہاں بیمار پُرسی کیلئے آئیں۔ اسلیئے سب دوست اپنے اپنے مقام پر دعائیں کریں۔ یہی کافی ہے۔ کوئی تشویش والی بات نہیں ؛؛

مرزا محمود احمد

## بحکم خلیفۃ المسیح

### آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانحعمری نظم پنجابی

یہ کتاب پنجابی نظم میں۔ مَیں نے تصنیف کی ہے۔ جس میں آنحضرۃ صلعم کی سنہ پیدائیش سے لیکر سنہ وفات تک مفصل و دلچسپ حالات لکھے گئے ہیں۔ جنگ بدر۔ جنگ احد۔ جنگ خندق۔ جنگ خیبر وغیرہ اپنے اپنے مناسب موقعوں پر نہایت وضاحت سے درج ہیں مثال کے طور پر پہلے تمام مشہور نبیوں کے حالات بھی قلمبند کئے گئے ہیں۔ جناب حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کتاب کو پڑھ کر اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ یہ کتاب بہت عمدہ تیار کی گئی ہے۔ لہٰذا مبلغ ؁ روپیہ امداد کیلئے بھی مرحمت فرمائے ہیں۔ اس کے بعد جناب مولوی شیر علی صاحب سکرٹری صدر انجمن احمدیہ نے اسی کتاب کو پڑھ کر مفید عام تحریر فرمایا ہے۔ یہ کتاب مطبع انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں چھپ رہی ہے جو کہ ۱۰ تاریخ ماہ فروری ۱۹۱۴ء تک انشاء اللہ چھپ کر تیار ہو جائیگی۔ چونکہ مصنف خود غریب آدمی ہے اسلیئے حضرت خلیفۃ المسیح نے ارشاد فرمایا۔ کہ اشتہار چھپوا دو۔ اسوقت مبلغ ؁ روپیہ کی ضرورت ہے۔ جو ناظرین کسی قدر بھی مالی امداد فرمائیں گے۔ خداوند کریم سے انشاء اللہ تعالےٰ اجر عظیم کے مستحق ہونگے۔ ورنہ کتاب کو خرید کرکے مصنف کی مدد فرماویں کتاب کی قیمت تقریباً ۸؍ رہوگی۔ مگر جو صاحب پیشتر درخواست بھیجیں گے۔ انکو معہ محصول ڈاک ۷؍ میں ارسال کیجائے گی۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر ہونی چاہیئے ؛

الملتمس۔ جھنڈے خان احمدی مدرس ورنیکلر برانچ پوسٹماسٹر ڈاکخانہ خاص بھینی تحصیل و ضلع گورداسپور ؛

## انصار اللہ

کیلئے حضرت صاحبزادہ امجد جناب میرزا محمود احمد صاحب سلمہ اللہ نے جو سالانہ امتحانات کی تجویز فرمائی تھی۔ اور ہدایات و اصول و قواعد انصار اللہ کے ضمن میں اس کے متعلق لکھا تھا۔ اس کے ماتحت امسال کی بابت آئیندہ اکتوبر میں امتحان لیا جانیکی تجویز ہوئی ہے۔ اور حسب ذیل نصاب قرار پایا ہے۔ اس لیئے جو جو ممبران انصار اللہ اس امتحان میں شامل ہونا چاہتے ہوں۔ وہ ابھی سے اپنی اپنی درخواستیں بنام سیکرٹری بھیجدیں تاکہ ان کے نام رجسٹر امیدواران امتحان مذکور میں درج کرلیئے جائیں :۔

نصاب حسب ذیل ہے ؛

(۱) ترجمہ و تفسیر سورہ بقرہ۔

(۲) ازالہ اوہام ہر دو حصہ۔

(۳) چشمۂ معرفت تمام

تواریخ امتحان سے انشاء اللہ پھر اطلاع دی جائیگی ؛

(سرور علی سکرٹری انجمن انصار اللہ)

## وی پی :۔

جنوری میں جن احباب کا چندہ سالانہ ختم ہو گیا ہے۔ اُن کے نام وی پی آتے ہیں۔ وصول فرما کر شکر گذاری کا موقعہ دیں۔ بعض خریداروں کو جب اگلا چندہ ختم ہونپر وی۔ پی کیا جاتا ہے۔ تو کئی روز کے بعد پرچہ واپس کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح پر قریباً ڈیڑھ ماہ پرچہ ان کے نام مفت جاتا رہتا ہے۔ آئیندہ تجویز ہے۔ کہ ایک ہفتہ پہلے قیمت ختم ہونے کی اطلاع دی جائے۔ اگر وقت پر قیمت نہ پہنچے۔ تو تا وصول وی۔ پی اخبار بند رہیگا ؛

(مینیجر)